

THE  
JOURNAL OF  
THE  
ROYAL ANTHROPOLOGICAL INSTITUTE



VOLUME 132  
PART 1  
2002

1. The first step is to identify the problem. In this case, the problem is that the company is not meeting its sales targets.

[illegible][illegible]

دواری سوری شاد ہار پی	دو پچھا خد پ پری	جب کیو موری جاوی ہو کہ	ای سکی سا جن سکی
دیکھت کو دو گری ر سیکلے	کہ بیٹی او گن گن گن گن	بیت چرچا و گن گن چاند	ای سکی سا جن سکی کاڑھ
باشچت میں پڑا جو پا پا	کو ٹا گن گن گن گن گن	کو یا جاوے تو چو کیکسا	ای سکی سا جن سکی پاپا
سگری بین چننیں پر راکھا	دنگ سب واکا چاکھا	ہو رہی تب دیا ڈار	ای سکی سا جن سکی ہار
دواری سوری اکھڑ شاو	بہت برہ کی انگ کاو	سیکے پوگت پری چو	ای سکی سا جن سکی پو
ایک سمن وہ کہہ اپیدا	جاسی گھر مور او جیہا	ہو رہی تب پرا میں کیا	ای سکی سا جن سکی پاپا
دیکھت کو دو گری او جیکر	سب گری است پیا	سگری بین پری گن گن	ای سکی سا جن سکی پو
بین پری تب گھر میں آوے	واکا آوے کو کو بھاوے	کو پرا میں گھر میں لینا	ای سکی سا جن سکی پاپا
دو پچھا سوری پھر پھر جات	لوگ لاج سی تانہ ڈرن	میں نووا واکا رت ہاری	ای سکی سا جن سکی کاکا
انگن سوری پیا رہے	دنگ وپ کا سب س لے	میں ہر چم نہ واکو چوٹا	ای سکی سا جن سکی چوٹا
سب سناو سب کن ٹیکا	واہن سب جگ گن گن	واکی سب پچو کو گن	ای سکی سا جن سکی گن
وہ آوی تب شادی ہو	اوس بڑا و جاوے کو	میٹی لاگن واکا بول	ای سکی سا جن سکی بول
ایک بچ کر کو بھاوے	جاسی مجلس گری سماوے	شوت سنون اوٹھ ڈوٹو گن	ای سکی سا جن سکی راگ
گھر مور چوست دن رات	ہر ٹھنڈا گت کت نہ پتا	جاسی میری جگ میں پت	ای سکی سا جن سکی پت
اوس بن جیکو میں نہ آوے	وہ میری نرل آن پچھاوے	جی وہ سب گن بارہ پتے	ای سکی سا جن سکی پتے
جب سوری مندر لوان آوے	سولی بھیکو آن چکاوے	پڑہت پرت پرت چکا	ای سکی سا جن سکی چکا
ایک بن جیکو میں نہ آوے	واہن کو کو سچ نہ سکاوے	میں بست جی وامن جنید	ای سکی سا جن سکی جنید
نیکا کٹھ اور پھر سے ہرا	سیر کٹ وہ تاجی کھڑا	گھٹا دیکھہ الا پے جور	ای سکی سا جن سکی جور
گھر آوین کہہ میری دھرن	دنیو مائی سن کو ہرن	کو ہو کت میں نہ ٹھنی ہرن	کو ہو کت میں نہ ٹھنی ہرن
دیا جگمگن کو وہ ہوتا	ای سکی سا جن سکی مونا	میری آئی دیت زمانا	ای سکی سا جن سکی زمانا
ننگہ اس کا بھاگ چایا	آپا جی اور سوہ بھابا	واکا کون پچا جی سیدہ	ای سکی سا جن سکی سیدہ
میں گھر میں رہی سیند	ٹھکت آوی جیسی گنبد	واکی ای بڑت جی شود	ای سکی سا جن سکی شود
جب گنوب جیل بہر لاوے	سیری نشا سبی اچھاوے	سیلم پرن نہ گنڈا وچوٹا	ای سکی سا جن سکی وچوٹا

فصل دوم در بیان فیض آینه ده کون جو ہندو کو سامنے آوے اور اسکو سلطان بنیاد سے اور سلطان کے  
 آگے جائے تو اسکو ہندو کر دیکھا سے بشرطیکہ وہ ہندو اپنے آئینہ جیسی کویشاہ انار ایک نام کے دیکھ کر  
 ایک کو جوڑین ایک کو کماورین انار و رخت ایک ایک دانہ چمک دانہ دانہ اور پر دانہ چمچا اور پر پر چمچا  
 لالہ ہی دیوانہ انار تیش بازئی بن جسٹہ کا ایک براد او کھارا کو کیا ہی پھولا ہے اندھی مین  
 نام بتاؤن تھیں تو مامق ہو لا ہی انار رات سین اک سیوہ آیا سولون پاتون سیکو ہیللا لگ چلے  
 وہ ہووے روکھ پانی دیے سے جلوے سوکھہ انبہ ایک پورکھ جب مردہ پر آوی لا کون ناری  
 سنگ لگا دے جب وہ ناری مردہ پر آوی متب ناری نو کھلا دے انبہ ایک خروڑ کا بھل ہے ہنر  
 پھلے ناری پیچے نہ وہ اہل کی بد دیکھو چال باہر کمال اور بیتر مال انبہ اعلیٰ کا کا دوسو باکے ناوہ  
 نہی کا ناوہ ہرولی بتاؤن تانین نری باہر بھاؤن کٹولی اولہ آخبل زنتی مونی بنی سانی دی جو  
 دہری چھاراکو اوس چاچھیرے مانگے کوکھا نر دیجے اولہ طاق طاق حقل دنیا جو رقتل  
 ہننے ایسا سیوہ کما یا جھین گھٹی نہ بھل اجو این ہری ڈٹھی سبک دانہ وقت ہڑی مر مانگ کمانا  
 الیچی اک گوری اک سائوڑی نارہ اکیچی نا نو دہر کر مار دو نو ایک ہی نام بکائے اک سستی  
 اک سنگی آسے انڈہ سونا ہے پرستار نہیں روپا ہی پر دلال نہیں گنبد ہی پر دوا زہ نہیں انڈہ  
 ایک پیالہ سوانو پیالہ جو بھجے سوزندہ رہے زندہ مین سے مردہ نکلے مردہ مین سے زندہ رہے انڈہ  
 ستاری دریاسانپ جینی کا پیالہ نوٹا کوئی جوڑی نہیں مانی جی کا مانگ کھلا کوئی نوڑتا نہیں ہنر  
 پانی بھی کوئی سوتا نہیں راجہ جی سو کوئی روتا نہیں کشتری سہر ہنر نہ مین اونگی اگنے  
 ایک نار نوڑنگی چٹلی سو ہی نار کھلا دے بھانت بھانت کو کپڑے پھننے نگی ہو دھلاوی کشتری  
 اتنی سو کیدری سیر و دنگوگی پیاری بوجتا ہو بوجہ نہیں مدون ہون کٹاری کشتری پٹی ہو دھن  
 نہیں بتاؤن کھانے کی وہ چیز نہیں پر کھاتے ہیں ارگچہ آوہ ارنا سارا اتھی وہ بوجو جو دھکے  
 چماتی آری ایک نار ہے عجب گھسی پٹی دہلی چیل چیل جیسی ہو جب اوس ناکو لگے سوکے کوکھاوے  
 ہر اسکو کھارو کہہ جو کوئی بتائے ناکی بلداری جسہ دھکے مین بتاؤن اری آری آری آنا جانا اسکا بھلا  
 جگہ جانی کڑی کھانے آری سیام ہرن اور دانت انیک چکٹ جیسے ناری ہریت اور خیرہ کو  
 کینچی لون کے تو آری انکھیں اتنی سی ڈبیا ڈب ڈب کرے مانگ مونی پھر پڑی انکھیں

ایک پہیلی میں کہوں دوسن کو دانش در آس پاس تر و نیک بیچ میں لمون تر آوا کھنار دیں  
دیس لیسا پیری ایک الو کھا کھا نو آوا سید ایک ساجست بچارا ناتو آوند ہا کا جمل ایک  
جانور اب واک کی پشت پر پیسا آواز پویش یعنی کچھ ایک ناک کا ناتون ہی ناتون بڑی  
گرین واکا شانون دبیر پڑی پردونی ہوے آواز سنے بہا گے ہر کو سے آواز دما ہی گیر  
میں تو آیا تر سے خاطر و نو آو کی میری خاطر نوت آیتو میرے خاطر باہر کٹر ہی تر سے خاطر  
آہ ہی نصرت کو اسم ذات کی سے صورت و ذکی صورت خدات کی سی صورت و کام آدمی وہ درد  
میں جو کھے انشا تو ہو ظم ذات کی سی صورت آب پانی ماسے اور پانی بابا اوسکا اشارہ  
جو چین آپ و انجلی انبہ انار کی آگے آگے بننا آئی پیچھے پیچھے ہٹنا و دانت لگائے مارا آئی برقعہ  
اور بے نیا باول اسان سر کیا کچھو جبکو لیکو گریج اوڑاسے ہکیو راجو بھوج سے بہہ کمان  
بھنگر کھائے باول نہ پڑی نہ پھین ہنڈال چیکا بن اندری اولاد بن سیس مرد کھالی بدلی بہت  
بہانت کی دیکھی نداری و نیر میری ہے گوری کاری و اور بر سین اور چک کو دواو میں در جاکر یہ چ  
نیر سادین ایک اجنبیا سنو پہیلی و بوجہ بوجہ کھی میری پہیلی و یکسو او بچو ایک بیت اور  
ہری و اندن رے باگ میں بڑو ناچکر چو کے ناچکر کھاوے و اشو برابر اوڑو جادوے  
بڑا کھنسا سے نداری ہستی پز نداری سی کشت و اوڑا لگو کو ہندی بوجہ پڑی گنوت و بڑا پہلے تو  
نے مرد درد سے ناکھائی و گنگا اشنان روگ رو کہ بانی پڑا سنگ سے جج گھاو بہتیرے  
کھائے گئے سند ریر مرد کو نر کھائے ہٹھا سر پر شاگو میں جھولی کسی گرو کا چید ہے بہرہ  
جھولی گہ کو دے اسکا نام پہیلا ہے جھٹا ایک تر یا کا کیل خرا و سوئی طرہ سنہ و دشالہ  
ارگنی سب پل کے کارن و منی وہ دیکھو پڑی جوارن و ہٹھو کی کھائی بال بڑ کیرے پٹھے اور منی  
بے اذکار یہ مساکسی بنی جوشکی کردی ناپ سنس و مس بلچ کی لاشی ایک کا بوجہ سنس  
ایک ناری رنگ برنگی و ہٹھو گونے وہ اٹنی ہے ایک و ہٹھو او سپر چہ ہے اور و ہٹھو گونے  
راخی ہے و بھونرا سبام برن بنیا سبر کا ندھے مرلی ہر نہیں و ہکی بن ہری وہ نادہرت ہر  
و بوجے کوئی و بھونرا کلا میل ٹنگیا بن مارے ارے و جو کو ہاری پہیلی بوجے گہ جا کے  
سکی بہر بن طلاق و بدہری بڑی بیٹے پیر ہوئی ایک ناک تر تاشانی و نادہ کواری نادہ پیا ہے

۳۰ ایک سدا ہی رہے، بہابی سبائی س کوئی کئے، میری بیوی ایک ندر کار بنائی + سوسا  
 چلا پھٹکے آئی + اندھ لگائے دکھائی، یوسف کے کوئی چتر تائی + بڑی انہوں ٹوٹی  
 دہوپ میں پڑی + جون جون سو کے ہوسے بڑی بیکلا ادھل برن اوگن کت اک چرن دور مان  
 دیکھت کو نوساد میں نہت باجی کمان + پروی دور سے ہر دہی آئے + بانڈ ہے اور لگے  
 پیوند جامہ بیکے ترنگ غریبے نولاج + خدا دے نوزدیکے + خدا دے نوزدیکے + پیوند جامہ  
 لگاؤن نولاج لگے لگے بن سدا نہیں + ہماگ بسے اوکے خچکے کہی کتا نہیں پوتا بن دادا کا پوتا  
 درد دوار سے لگ کروتا + پوتا انہی چڑھ کر ہرے دہگرمین جکے اوپر روتا ہے، کے طالب  
 یہ سپرچ آدے بن دادا کا پوتا ہے + پورا فی آدہی بوبو ساری رانی + جو بوجے سو بڑا لگتی  
 پھوٹ کہیت میں اوپے سب کوئی کماے + مگر میں ہوسے مگر کما جائے + پاجامہ ایک نار  
 جا کے منسات + سو میں دیکھی پنڈی جات + آدہا منس نکلا رہے، بوجہ پینلی خسرو کے پاجامہ  
 نرمانی کما + اور ساتھ موندہ دہراے + دو آگے دو پیچھے اک اوپر دو نیچے + چارہ چارہ میں چین  
 سے گزرتی تھی، رخ دکھا کر چین اسیر کیا بندر دوانے کے اوپر جنگل بشدوق ایک نار جو  
 اوکھد کماے جبر تہو کے وہ مرجائے + جو کوئی اسکا ساتھی ہوسے، اندھانہ میں پرکانا ہو پندوق  
 ساس کنواری ہو پیٹ غنچہ پیچھی کماے، دیکھن ہارے بالک جنی باجندہ دودھ پلاے  
 برس ایک کو نو بارہ باٹ، چرخ گڑوی تین سے ساتھ برس ایک صند و فچ میں بارہ خانہ  
 ہر خانہ میں تیشیس دانہ بیوانی پانوں ہم جنی پناہت سی روٹی، میں سوی ہو ہی دن  
 چار چار سوئی پر بار + پھر سائیں سائیں ملی، بہت رنگ میلی + چٹاک جو ملی گے، بہت دکھ  
 دے گئی + پھر کاچھتا ایک سیلا سنسہ کوئی اور کوئی کوئی پندار + سور کھ تو جانی نہیں چتر کر لکھی  
 پنکری سونے کی اک ندر کما دے + بنا کوئی بان دکما دے + پلنگ بھی اچنبھا سوسے  
 جس کتا کیون لکڑا ہوسے + پلنگ چار گھڑی چار پرے + چار کے منہ میں درد و بڑے  
 پان لگا کتے پر چون کرے منہ سے رکت بہاے، سو پیارے سے باتیں کرنا ہر ادک سوکے  
 پان سات کبوتر سا تو رنگ، محل میں جاوین ایسی رنگ پان کی گلو سی طوطا لگلا تو اچھر  
 ان چارو کو لاسے گھیرا اے سکھی میں ایس کتا + ان چارون کا لہو پیٹا پان بھاگتا

کیا کہ لوگوں کا میں نے انہی پر ہندو کو کھانے کا پلن ہر اوپ ہی کچھ وہ بات کہہ میں دہریہ کو کہا وہی جانتا  
میں بیٹو سے ادا کہہ ہارا جانتا میں سب ہی نر نارہ ہر ایک سبھا کا کہی مان چترائی کی بیٹی  
پنیر سے کاٹون پانی ہو جائے۔ پگ کاٹون مانگا ہو جائے۔ رن پی میں ہے اوسکا مانوچ  
یا بوجو یا چوٹو گاٹون۔ پنیر مردود او سے کون جو رہے ٹنگو گئے گھر میں۔ اور سکو نہ ہو جسے  
نرنگ ہوٹے ٹنگے۔ پہونچی لا کہہ جن کر ہم ہوائی۔ تنگی دوا میں گانٹھ دلائی۔ اسی سکسی میں بچہ  
جھکو۔ پہونچی ہوٹو لکو جھکو۔ پانی میں جلی تھی جھکو نہ گھیرا جھکو۔ تو چوٹو ہو جھکو تو میں  
پھلون جھکو پتنگ ڈور ایک نارو سبکو نہ۔ گشتی کیسی دھنکو نہ۔ اس تریا کا ہی بکلا۔  
پانی سوٹ ہون اور۔ پتنگ چنگ سرسری اسان ہری۔ بند گھوڑا پس پشے۔  
آویگے چہ۔ تو کہیں بچے زور۔ ناچین گی تران ناچین گے سور۔ کیا وجہ مارو تو مرنا نہیں چھوڑ  
مر جائے۔ کہی پہیلی ہر مرد دروٹی کہاے پوست کا ڈو ڈو کڑی پکوشی اور کوشی۔ تیچ پال  
چلوں گھاہ سے راوا اور کوشی کہاوے پولا۔ میں ایک ناری سبھا میں آئی۔ کر پوچھی کی انچ  
صفائی۔ بینائی میں رکھو دیان۔ ہر مردہ میں اس کے جان۔ میں درسی سیس۔ کینا ری شہ  
وانت ڈاڑھ کے نیچے بیٹہ۔ تپرا دسکی اتھری تین۔ جو بوجے سو ہے برین۔ ایلے ایک جینا  
دکھا حیرت۔ اہل پرت پانی پرت۔ پچرا غنی غریب کے گھر میں لبتا۔ آدہ مانگا سار کستا پاپ  
چاند سا چکلا پان سا بتلا۔ جو نہ پہیلی میری بوجے۔ او سکی انگٹھ میں نکلا۔ پکوٹھی کالی نہ سے  
سادانی پیلے انڈے دے۔ ایک جو آوے سو ہے بھی جیسے۔ پھنگ سبز رنگ نرنگ  
دھون رنگ رنگیلی ہے۔ فضل کو بیوش کرے۔ تو اپ فضل کی کیسی ہے۔ ہر ف ہر ف ہر ف  
ہری ہوا۔ بشیر اٹلا نخلی سیر کو دکھا ناگن بری بلا۔ ناگن رڈی اکو ست اٹلا درجای پٹ  
یچھنہ ایک پہیلی میں کون اوڑی جات ہے لکھا۔ آدہ نام کوڑا کا اور آدہ نام پکھا پوٹ کا  
بن ادرک میں تین کسی میں آپ اکیلا ہے۔ دم پکڑ کر گھر میں ڈالا اوسکا نام پہلا ہے پوٹ  
خنگ پیل جگل پیل جگل میں دروازہ۔ آدہ میگا میرا کنا انہی کو گر پوٹن لاو۔ کھلی آدہ بی بی نیچے  
جلی پوری بیٹے سے دہ پرا ہووے نیچے سے وہ ہوری۔ عالم دیکھ پہیلی میری او ہوری ہری  
سے ہوری۔ پر چھپائیں سل ٹوٹی سل بڑ ٹوٹے۔ وہ جیر کسی نہ ٹوٹے۔ پیر چھپائیں عجب ہر گلی

ایک ناروا اسکاکیا میں کروں بچارہ دن وہ ڈولی پی کے سنگ ملا کر رہے نہ واکے انگ  
دیا برے پردہ مشر ماسے رنگ سے سرگدہ دور ہو جائے پیر جیائیں پیچھے بے سب کے  
دوسے جب اوچھاو ادوت نہیں آوے۔ بیل سارے جنگل آدھی بستی۔ آدھی جنگلی سارے  
سستی بیل آدھی ہنگون ڈور سے اور ساری جنگلی لکڑے۔ پہلی شاہ کنگال کی برکادی جا  
پستونگ سنگ بیوئل میر۔ ناحت کو دت ونگیز پی پر خسرودا کا ناتو۔ بوجہ پہلی نہیں چڑھ  
کا تویر کر کٹور کوئل بدن درجن سنگ بگرام ایک بیر جن کت ہوں میر لون نام بیر گن  
ستاری متا تو کس گئی میں رہتا ڈیکسل کا پانی پیکر پات تل چپ رہتا۔ بیگن ہری لوبی اودہ  
رنگ گئی میں بھلا ہے۔ اس پہلی کا پہل نہیں ہے اسکا نام بھلا ہے۔ بچھو آگے سے وہ  
کھانڈ گھسیلا پیچھے سے وہ شیرازی۔ ہاتھ لگاوے تو خدا کا بوجہ بھلا سراسے۔ بوجی  
سویان کی دم دم پر ہوجن کرے اور لکھ بیشہ۔ بن جیو کا جالور چڑاے اپنے پیشہ  
بجبر اچام نہ اس واکے نہیں ہیٹ۔ آڈہ ہڈہ میں واکے چیک۔ سوہ اجنبیا آوت لہو  
دامن جو بست ہے کیو سجاوا ایک نار سا ہنر ندی۔ چلے پڑ کہہ دیکھ سنار۔ جب ہنر پکا  
سنگار سجاوا ایک پور کہہ لور تو کہہ ناری۔ مسج وچ میں کرنگ۔ ہن ساری۔ پور کہہ چلے دیکھ  
سنار۔ ان تر پوکا سہی سنگار۔ پکھال چار کہہ برما نہیں مہادیو مت جان۔ سواری واکے  
مادیا ایک بوجہ دوکان۔ پکھال ایک نار چرن واکر چار۔ سیام رنگ صورت بدکار۔ بوجے  
تر مشکی۔ نہ بوجے تو گنور۔ پسینا گرمی میں وہ پیدا ہو سے وہ پگ لے لہر اسے۔ اسی کسی  
میں تھے پوجون پون لگے مر جائے۔ پنکھا فراشی چلی پہنئے سہا میں آبا۔ ہر کا جو کے  
من کو ہایا۔ چوٹی بانڈہ اوسے لگا یا۔ جن چاہا اون کہیں نہ آیا۔ جوتی ایچنے میں پیچھے اور پیچھے  
سیرا۔ گسل گسلے نری اور مسج سلامت سیرا۔ جامن کا جل کی کیلوٹی اور ہو کا سنگار۔  
ہری ڈالی بوجا بیٹی ہے کوئی پوجمن ہار۔ چھلنی ایک نار تریا لہی۔ بی جلی ناچلی گئی۔ چٹالی  
نشین دکھالی دیت ہن با تریا بل ہن۔ چٹ آئی پٹ پر گئی بی کو اور بلین۔ جابو ب جنگل  
میں جنگلی جلی جنگل میں دھڑہ۔ آوے گی میری جیلی جیسی کام کر گی تازہ جابو ب میں گئی  
لہے وہ لگی دہنے۔ اگر وہ نہ تھی تو میں نے آج جابو ب نہ ہو یا نہ لگا ایک بے لشکر

سفر

ایک چٹکے سے سب وہ بانہ بین کر، رو کرین جھٹک برای صاف، مگر گھر کرین ایک ہی مین  
صاف، چلمن چوڑے بچے، دو کھیا کچے چلمن چالمیس من کی ناک کا دے سو کھی جیسے نیلی مکھو  
پردے کی بی لاکھون رنگ، رنگی، چلمن کی تو نیلی برانجی رنگ، پوجو پوجو ہونین چوہر  
سنگ، جو اساعل چول تھی پہلی نرس من کاشا، چانو پوڈ ہونڈے اوکو جنگل ہی تیر  
بانا، چانڈا ایک انگھہ اوپر ہی جالا، جب کہو نے تب کرے اوچا اوچر خرا ایک پور کہ ہے  
بھست گن ہرا، میٹھا جاگے سووے کٹا، اوڈا پوڈ کر ڈاٹے پہل، ہیدر کہو قدرت کا کیل چو  
تینون ترے ہاتھ مین، مین ہرون تیری گھات مین، تو پوجو پہلی میری، مین ہر ہر ہرون  
جبری، چو کسر مین پور کہہ سولہ مین کھیان، تیرس اور بانس تینو کی انگھیان، چو کسر  
چارو ساکی سولہ رانی، مین پور کہہ کے ہاتھ بکائی، مین نا جینا واس کے ہاتھ کہی، مین بی کر تار  
چوب وار کر تھی کی سولی اوکھانا نو سٹے پہرے وہ اپنے پانو، چو پٹا کالا سب پر کا گنیر  
پامال رے پر ناگ مین، پٹی کر ہے چیتا مین، اوچک چر ہے نگور مین، چو لا جب ڈالا  
ناری کو ہنا پٹا رنگ اوڈا کر کیل مچایا، کر پوڈ کر دیا کر کیل، جب ہوا اوڈا ناری کا کیل، چو چری  
پہرا چار پوڈ کی اوکوٹا نو، ایک ڈاڈا واس کے پانو، پیرے سورجا جاسے ٹرین، مگر چوڈا ہر  
ہر مین جاڈا کھیان لے اک بالک جابا، واکہ لے جگت ستا با، مارا مے ڈاڈا جاسے  
وا بالک کو ابھی کھاسے جو گا افیون مین گوانی کے جنم لپو اوڈی بن رہی اوڈا اس، مے پوڈا  
کر گئی پی ایسا کھاسا، ہچڑا چڑیا گھر کے اندر گھر ایک مادہ اور ایک مڑ، نر کی چٹیان کالی  
اور مادہ بچاری ساوی، چڑیا چڑیا مین کو کا جل سی والا، بی بی چھاری ساوی چڑیا  
نیلی کا تیل کھار کا ہنڈا، ہنسی کی سونڈا نوڈ کا جند، چماپ لال لال وہ چٹا چٹا منہ کو کر لیا  
کالا، ٹھوک لگا کر دیا جب خصم کا نام نکالا، چون سوسون سے جو پہلا سا پور مین شور پٹا  
جتنا پور مین پکڑا نوح پور مین مار گیا چھتری ایک وکھ مین اسپر ج ریکھا ڈال گئی، اکھاسے  
ایک ہے پٹا واس کے اوپر ہاتھ چوسے کھاسے، سند رو کی چمان ستہ اوڈا سند رو کا پ  
کھار ہے اوڈا کھاسے چون چون لاگے دھوپ، ایضا گوتم کر مالا لنگا پٹے ایک پانو لے  
سب کھڑی، آٹھ آٹھ مین اوڈا ناری کے صورت اوکھی لگی ٹری، وادھنی، یہ کہی پہلی مین

اپنے سوچ و فہمی + اوس سوا الفت رکھتے ہوئے بندہ اور مسلمان بہتری چھائی میں جن گوری کہہ سکتا  
اور بسین ہندو نہرو پتلے رننن وہ لڑیں جو ایک نام دو بیر ایضا گول گات اور سندھو  
کا لائنہ نشہ خوبصورت + اوسکو جو ہر عوم ہو جسے ہستیاد کہہ پرونا سو جسے ایضا دہ سوئے کر  
دیا اور امرت ہرے + کسوی کی جس پر کئی دہرے ہو جو کہہ نم کہو گے سونی کچھ سے  
بسیلی + خسرے کسی کمی ہو چھائی ان کنتی و سوری و گامی و بکری آٹھ الگین بدہ + لیکن  
چار چک و خیران چنڈا ایک پڑا کر دشا + حسین ہل نہ حسین پتا + چاہے سو جسے دہ  
اسکی بوجہ کو کہتے چلم مصنفہ شفیق بدل و جان فریق نیک ساس میر ولایت علیہ صبا  
ساکن سخاس ہندو مسلمان اوسکو یون ایک چوٹا دوجا ہو کوئی اس میں نہ ذکر و یہ ہے  
مصطفیٰ چوٹا چالو ل ناری کاٹے کر کیا اور کر کڑا کیا + چلو سکی وہ سیر و کہیں خزانہ کا پلا  
جو اور ہر نامی من بہری مٹی لاکہ سونی جڑی تھی + راجہ جی کے باغین لٹو اسی کڑی تھی جاگ  
کہ سارہ لگو مٹی کی جس پر چار سے پاک چوٹے لڑے پہل ایک ہی ساتھ ایضا باشت ہر نام  
پر چھائی برابر چاون + کجا ٹوٹے اور پکا پکے ایضا اور دن میں چانہ + ساچھ دیگر ڈنڈا شگوانہ  
جب ساچھ میں دیا + جو مالگا سولیا + چاقو بہت کام کا ہو اگر آوے دھرمین اوسکا گھر  
کھڑا کر کر کہیں بیٹے + کام کہے نہیں مثلاً بیٹے چوڑیاں چین ٹیلے کیسے + ہاتھ پڑا جسے  
آوے کیسے + آوے گی جیسے چپ چاب کیسے ہمارا گیا جیسے + ایضا بیٹہ گئی جب ہمارا رہا  
آوے گی آئی اسی سارا کا سلام + ایضا ایکنا رساگ کی اور پچنگ واکا بانا + بیٹھے ہی دگر نہ  
اور واکا بیٹہ بنانا + چوٹی عورت بنائی سنواری پھوڑے پہنک دی چنا مار ہی جیدہ رہا  
اور جدا ہوئے جب ہمارے سونیکا سازنگ جو چہرہ کر دہارہ + حال ماہی بن سکے کھلا چوری کو  
تھنک کی کڑی کای + دھوری بن پاؤکی بن سکے کائی جاے + ایضا اوٹھی جن چنار کے  
بیٹھے چنگہ ہمارے + آپ کماوی ایک نہیں اور لایا سو کو ندر کے چوٹری بانوں باندھی ایک  
مثال + سدا سہ وہ کوٹے بال چھاس نار کیا بھی خواص + ختم کو چوٹ لفر کے پاس چہرہ کھٹ  
دو لہ دو لہن پدا پڑ چار پڑ چار سر دہان + رنگین تو ہاں تپنا لہن فر بنیان چھائی اتنے  
نشر کو لیلی سامیٹ مکہاں چلی فی نفسی رجا کے دل سے + مگا چوٹا چار لگا بیٹ

دیا ایک مدرسہ سری اور بیل پر گھمراؤ۔ اسی سکھ میں جسے پانچون پھول پہل کو کہا سے  
 ایضاً بالانتاجہ سبکو سہا یا دہ ترا ہوا جب کام نہ کیا۔ مین کہد نیا او سکا ناتون دہ بوجہ ارشدہ نمبر  
 چار ٹو گانون۔ ایضاً ایک نارو اچسج گیا۔ سانپ ماتال میں دیا۔ جون جون سانپ  
 کو کہا سے تال سو کہہ سانپ مر جائے۔ ایضاً ایک جالوز ایسا جو دم سے پانی پیتا ایضاً  
 حوض ہر اتھارن کھڑا تھا حوض سو کہہ گیا ہرن ہاگ گیا دھوتی پردہ پوشکا کام ہر لو سکا  
 کام دہوین کا نام ہے او سکا ایضاً ایک نار دیکھیں اردہ انگلی مارا کو ہے دھانا گچن سنگی جو  
 دہوین کرتی ہے کام دہو ہے اوس قرینہ کاظم فرقتہ آدہا باجا آدہا کیلا۔ سدا جگت  
 مین کیلا ایضاً ایک چیز جسے سب چیزیں ہسکا باجا او سکو کہیں ڈولی اکیلا رو سینگو نسو  
 روز لڑے دو دہو گونے دے جسکے گھر جاکر اٹھے۔ ایک آدہ کو لیکر ٹٹے۔ ایضاً ایک پہلی تین کلچ  
 جو ہیں ایک سکندر ہے۔ اے کے مین جسکو پانچون دو ماہر اک اندر ہے واتون پانچون کرٹے  
 دسون گتے بنیو نیکے نار۔ سلطان رجا کرین ہندو ڈالین مار ڈھول کا نکا کتا پسو کہا سے  
 ہندو راون نہ پر جاسے۔ دو وہ آگہ جنگل ہرین ہاسار کھی جولی اندر کیس۔ پورخی ناہین  
 نہت ناہین کہیں پوری درویش ایضاً سیاہ تھوڑی اور سفید گنا مین۔ اور او مین گنو گنا  
 کیسی پیرل سونیاں اکبر دہو ڈوس دن تا مین وال ماشن ریو گچی سہا پو جلا سے  
 دایا گبر اسے۔ اور رہے اپنے فرے مین آسے تو دل ایک جیٹا اٹھ جولی ان کہا سے  
 پانی جو سے ڈیو دہی ہے ایک کہلاوے ڈیرہ و او اس وقت ایک پر کہہ نار سو لاگا۔ کلا  
 نہ کروا سون ہاگا۔ ہاگ چلے کوئی کہے نہ اور دھاری ایک کر کا جوڑ ڈال سیام مین اور  
 سوہنی پھولن چانی پیٹ۔ سب پر کہن کے گلے بڑت ہر ایسی سنگی دیشہ دھور اکھار پانچیز  
 رہے جا کے ہار نہاس۔ کام کرے تلوار کا اور پانچین باسن و وہ فی البدیہہ شج  
 عبد الحمیدی حشر شجر ہند مضطر فارسی میچ شیر کی صورت ہند میں نا جانوں کیا۔ اور مارو  
 ج جبکہ پائے مین کیا راون اور سکا بنا۔ عربی مین میں ہٹے ہلاون او سکو کیا مین جانوں سہلا۔ اگر  
 ملکی بناو گون مضطر دے کیا ہر مل خدا تو نا (مل جوت) دن پاون تین سہر ہو شٹ  
 گنگ سکرن نہ لگے مت لگ کون لگ جاسے۔ کسی پیسے ہر مل تو اگر شا۔ ایضاً لگ کون

لگی نہیں پرست کہوں گجائے + کو پہلی ایک مین دیکھو چڑھتا ہے + ہستی ایک تنگ سی باگی  
 دیکھی ہی آئی دھیت سدا اپنی کھائی کے وہ چڑھنے ترنگن پیٹھ + ہاتھ پر کہہ اور قریا چار  
 کیونکر پونچے اون پر بار + انکھوں دیکھو اور مین میں + جہد + اس کے کپڑا نہیں ہے جو ہوش بہت  
 پھول ندر سے لگ کر جب نہ چھوٹا نہ زار کیو بہا یا + کر کہ بننے پٹت ہر لکڑا نام و سکا جھکا یا ہاتھ  
 چار چھوٹا مین دو بول سے + آگے ساتھ چلے پیچے ہو چل جملے + ہند ٹوٹی بن بلا سے خربے  
 دام + فن گورا اور ابشر سیام + آوٹ ہی پر بس سدا رے + پونچھی جہان ہستی ات پیاری +  
 بہر کر کے جبریتی آئی تب وہ ناری پر کہہ کھائی - ہر پٹ سیس پر سوئے گنگ جہل منڈال  
 کے آئی + باہن راکھ ہے شب کئے کو ناند + وصلی از مصنفہ منظر و ترکی ناری ہستی اور  
 مین منہ کھائے اہر + کر گئے وہ کٹ رہے اور اس کے ادب پیار + وسمہ بدلیہ بیوت نہاد  
 بر شمسہ مرزا صاحبہ کن پنجس دیو لوگو کو کا لئے کرے اور ہوش کرے جوان + ہاکی پوجہ بیشک  
 دے جو ہو چڑھ جان + زبان تریش مین ایک ہے ناری + جگ مین دیکھو سبکی پیاری  
 مین بکے سوچ بکار + چڑھ مین اور جو سدا + ایضا دیکھو منظر کھیا چور کھادے کوئی مرزا  
 سے اور ہر وقت کا فی جہی ناتو سے بوسے کہہ سے جہی + حمام سکر کے کاج جاک سند  
 ہون نہاد سے واسکے اندر + اس مندر کی ریت دوانی + پچا دین آگ اور مین بانی جھٹ  
 جملہ مین آگ مین نیال پور مین اور شاہ جوان + ایضا پانی باہنی بہر گئی اور سر پر لگی آگ + ہون  
 لگی بائسری اور کس لاکے ساتھ + ایضا ایک گجہ یا سر ہنسی مین ہون بائسری ہون آگ  
 سر پر آگ برہ کو جاری + کھڑی سبھا مین دی اکاری + ایضا بھی لکے تری جوان + سر پر آگ  
 باد نہر پانی + عشق کے دم مین مست ہو + منہ سے آوے دودھ کی بو + ایضا بھی پانی چل بہر  
 اندر اوپر لگی آگ + باجین لگی قومشی اور کس لاکے ناگ + طفلوں کی لوح ایک نادر دیکھو مین  
 منت اوٹھ نہرت کرے کشمان + اور کات چندن سے لاوے + سورج دوتا پوجن آوے +  
 بدھو مین مین سوچ بکار + کٹ پٹی سی سندھار + طاقی داہن ہو کو ہون نہاد سے جھٹ نہیں  
 جھٹانی کھادے + شبہ مردنگ مارے سے وہ جہ اوٹھ بن ہر چہ بن پانوں  
 جب جبک ہوے ہاتھوں ہر بجائے + ایضا مین پانوں بہت چڑھے اور بن منہ آگ کھائے



گھر کے سبانی بیٹے سے دو بچے پانی اور ایک چبڑا کو آئے، مابق چوٹ پڑی کھائے  
 گھر والے میں بن رہے جوٹ نہیں ہسکی ہو سنا رہا، چمکھ دوا نہیں پڑت کر دیکھا، ایضاً  
 کوٹ تے پندر چارے + ای ریاجھے باس مارے ایضاً جل کی کڑی جل میں مینی - بن کی کوٹ  
 بن میں + جل کی کڑی ٹو بن لگی ایضاً ایک تریا پانچین تیرے + اوسکا عاشق باندہ اپرے  
 جب وہ تریا غوطہ کھائے + اوسکا عاشق مانا جاے + گولر کا کیرہ ای سائین میں بندہ تیرا آگے  
 سرگبیر امیر + ای سہا تو برس گنیرا - جسین نہیں سکی ایک پر سرا کاں ایک پیلی کے پھر نہیں  
 جنین چار اوگن پر میں + وہ پھر بن سن سوہ ڈالے + مدہ پھر بن جون کو پاوے + انت پھر بن  
 دی دی دگر - سب پھر سے سروں سکھ + منہ پر کیلے ہے کر تو دیان اولٹ دے سے پوکان  
 گولر کا کیرہ بن میں جانو نہیں باہی بن نہ کیسا انھیان + چار جیتے برکھا کافی پکھڑہ بیکاد اکا ایضاً  
 انہر اڑی، بسہ چکے جنی سچے سناہ + چاند سورج دیکس نہیں کین اکبر شاہ + گولر پر گدہ ایک ہو کہ چکے  
 گھر نراون پختہ بن اور خام + عجب پرہ پر پکھا ہے نہ صبح او سین سے ناشام نہ نام تو اوس نام کہ  
 بوڑھے امرا کے گھر - سب بیٹی رکھ پکا اب منہ ہو دے نقل عام گلگیر کال پو لائی لینا تاکہ  
 جب منہ کوٹے سر کو کھائے + کیکر ایک پیلی میں کون تو سن رے میری ریرا - ایک چیز کے تین ہیں  
 گھر ایگن تیرا - کچھنی کڑی سوئی کھاوے - وال چافل کے مول کھاوے گتھا ایک پیلی خلک  
 ایلی جنگل میں دو کڑی ڈار ہی دالے چوڑ دے تو موچون والی کڑی ایضاً بالے بن میں کھد  
 ڈرائی دل پیر لپایا - گانڈھ کو چر انکھ کا اندھا ایسا سنیان پایا - ایضاً بنی کڑی گانڈھ گشیلی جو  
 انھاں سوئی - کھد چرست سستہ پول شرتہ بن زمین عاشق تیرا - ایضاً لٹ کو کٹ پریشان نقل  
 کی دوسری - ہے + ہر گزہ میں دل چنسا ہے گانڈھ کی دوسری سب ہے + نہایت میں ادھار پڑا ہون نقل  
 کی دوسری ہے - ہالک کر جاؤں کمان ادھار نہیں نہ بھیر ہے - ایضاً گول گات اور سند دوت -  
 منہ بیٹا تاخیر گرم - ایضاً ایک لگا ہی نے خائے کو پا - جان شیرین سے ہانڈہ کو وہ - سر کو  
 کاشٹے نگو چیلین کے - بان شیرین کو خون نہ پینگے - گوندنی لال ڈیبا سبز دیکھا گلکھ  
 گردم گردہ رنگ سناہ کس ملین وہ بیبا ہے - گئی میں عرق فر میں بیٹا اوسکا نام بیبا ہے +  
 کھنڈ ایک شر کے شاہ بن آٹھ + نڈا نڈا اسکا شاہ + بوجہ باجہ کے کیا کھا - ایک ہی

بن سبکا بکسا۔ پرا دھن ہے انباچ۔ آوی اونم آوی بیج۔ کیر وین سکھی پو پنو تھے بات  
 اندھن و با برات ایضا سیام پر پنیں جبار و غلطیں ہما جانوں بہا کون ہے کس لگانی پس کرانی  
 بن آئی تھی ترے تو نے کمال دیا میرے۔ بن کرنے کی غور شاربنا کیا تو نے باہر گھمیری  
 سبز شکی کالی داریان۔ گکاری آوا لکھا تو ہی ساری۔ سوہن جی کو لاگر پاری۔ گانی خزاں ہر نہ  
 رہی اور نہ کوئے چہا۔ تر ناری پر جب پرے تب چیت چیت ہو جائے۔ کہہ یوں ہاوس گرد  
 اوسکے ہے اوپر سلم سلا ہے۔ جون جون سلی نون نون پشکی اوسکا نام پیلا ہے۔ کو کو کاہیل  
 ایک بن دیکھا اندازہ کنز ہے اوپر کاش کا گھر۔ بارہ کوس کی منزل کرے۔ پھر گھر کا گھر بن رہے  
 گو لہ ظالم ایک گڑھے میں سو دے۔ وارو ہوئے ست نہو دے چیلہ آجہا کا نہیں لاگو ظالم  
 چور گڑھے کو ہاگے۔ گلاب ایک بھول پائی پر ہے۔ یہ تپسج کو کا سے کے۔ سب ہی کو  
 من لاکے نیکام۔ ناوہ پیشا ناوہ پیشکا۔ کچو تر میں مٹی میرا پیا اکاس۔ کیو نہر جاؤں پی کے پاس۔  
 میری لوگ پر کھلاوین پنی چا میں تو آبی آدین۔ گڑا گڑیا دو باک۔ بن جیو باخو نو کی تادری  
 اوکھا او شایا۔ چوری گاؤں اری۔ جتا باکے پیشا ہو این پتت۔ جو بارہ۔ بن بن جہن  
 ہوئی جتر آوی جتاے۔ کمرل نار کے یہ اپنے پی سے۔ جیسے شے وہ جاوے جیسے۔ کپاس  
 بنو لہ ہے لڑکی پار کا کسا۔ بہانی ہتہا کے کسا۔ جس یہ جایا او سین جائے۔ اسکا باپ  
 ہے میرا بہانی۔ کہو پر آخر بوز۔ بانگر بوز۔ نوئے کا کوٹا لائی کا کوزہ گنگلی صورت اچی  
 رنگ۔ سنا کا لون اور ہو جھوٹا۔ ایضا کال گھڑا اور کالی چینی جہا گیکیر بادشاہ آٹھ  
 پونچہ کنی دو پونچن کمری رونی۔ بن سال اسلم سلم۔ ہر تر تر تر تر۔ نور جہاں بیگم دو بیگ  
 کا کاک۔ اسی۔ ہر بیگے بارہ ماسی۔ مین جو جی تادری۔ انسی۔ مین بیجی۔ کاکہ کچا سی۔ گھوڑا  
 منہ مین ناہر بیٹھے مرگ۔ ایدو اور بھل جیسے دگ۔ بھلا تو ناوہا کے سنگ۔ اور بہت سو دین  
 رنگ۔ ایضا بھلا تو تارغا انسی۔ ایک بنور کے سب ہی سانسی۔ گر تو م ایک جانور عجیب  
 جسکے چوڑوں پر غصب۔ کتاب دہوتی دہوتی کا لایچ۔ بڑے دلا کا دے گیت۔ لو ہار  
 کا لٹوالا لال کلا۔ اوکرون پیشہ پناہ شاملا۔ لسن سیس جبار تھی گئی سویت مس گار تھی  
 لکھی جگر ہی نہیں برہن پتت ناہن۔ لاشی چل سندھ سندھ جلیں اور جگر بن چا نہا۔ جب تر

تہ بن جلت پرت نہی وہ دن گنو گنجا سے لٹو کو جنیو تھے بند چال چلے ایسا کہ جسکا لوگ  
 ناشاد و کعبین اسکا نام پہلا ہے ، لاؤ سانپ سہ کے کھوکھے نادیر نرادرے ، کیسوراج پہنچ سے  
 بکون جنادر جاوے ، لڑائی نامن نادوسن ناسیر نہ سواسیر ، اوٹھے تو دوسے نہیں اوٹھے  
 نہیں لوٹھ کھڑا جسے لٹھڑا ہے لوشکے خرد عقل کھا ٹوٹ لال بان بھول واسے سرامی +  
 رٹے کٹے جب مدہ پر آئے اپنی کھانے والے بال ، ایضا سیر گو لگا اندھاوے گو لگا آپ کھانے  
 دیکھ سفیدی ہوت الٹا رگوٹنگے سے بڑھا سے ، اوٹھے مندرو اکا باندا شاکا و دکھا جا  
 سنگ سے تو سر پر رکھے داکو راؤ راجہ ، سہی سہی کر کے نام جنادرے تائین بیٹھا ایک +  
 اوٹھا سید اکر کے دیکھو وہ ہے ایک کا ایک ، بھید پہلی مین کھی تو سچے سر لال دھڑا  
 ہندی خداسی جینون کر تو خیال لونگ چارکان اک سیر ہے ایک ٹانگ کی نذر سیام پڑ  
 ماس بہرے پندت کر دیکھا ، مشک ہتھ بھی کھانے پانوں بھنے کائے کھانی منکی صورت +  
 رندہ اوپر مردہ بیٹھا دیکھ سو کے کھیرت ، متھی آس پاس کئی لی لڑی بیچ مین کوئل کھڑا  
 دیکھون دیکھو لوگون اسکا سیا + اپنا جو بن اور کو دیا ، ایضا سیام پران اک نار کھانی مانا  
 اپنا نام جانی + جو کوئی اوسکو منہ پر لار ، تانجو سے سیر پانچ کھائے ، ایضا سیام پران نت سیر  
 عجب لوگھی نادر دوس سے بیس سے ہے وہ ایک ہی نار + مھر کالائے کراوے لٹو لٹو تب و  
 سید ہی ہوئے ، داکا سا جن داکین رجو بوجو بگا کو سے ، مھر ہم ایک ندراتنی پر خاصہ + جنور  
 بیٹیا چ خواہی ، آنا پناست بوجو ہے پکھ نو مھر ہوگی اوس سے ہندی گلشن مین اس نجر کو  
 نادر اور پنجن ، تن غم صحن ہے اچھے جان مین فرمیں ، صحن سنگھ راس چالیس سو پڑ  
 مین واسکے آٹھ + آٹھ کہا اوسکو کون مین پانوں ایک سو ساٹھ مورچی سالون بہادون  
 بہت جلا اور ماس پوس مین تھوڑی ، کسین کبیر چرل تو بوجہ پہلی موری ، ایضا اندر رہو اچھے  
 جو کوئی دیکھو سو اپنی کھنے ، چھر ایک بہادر عجب مین دیکھا ہے ، اٹھا عکیر کو صدر دینا چو ، ساٹھ  
 گرج پٹھ ہے ، ایک رستم ہی اوسے ڈرنا ہے ، چھلی راجہ جادو شکار کو اور لاؤ نادر ماس ، اکہی ایسا  
 لائیو جیکے سولہ ہے دان ، مشتہ ندر آف اوکر ٹو بیشک بدن لگا چ کلجا دھر کے جو ، اخیر  
 یون کو دور دورا انگل سر کے ہے ، سوٹھ اس سر پر جالی پیٹ خالی ، ایک ایک پہلی انگل سر کے

دیکھو اوسے جیسے آئی پر یک۔ سہ نگر دن سنڈا ایک، مگر می نٹ چر ہے اور بالسن گئے  
 اور اوترے سے بڑھ جائے، اسی کسی تجھے پونچھون نٹ بین بالسن سماے، سولی سفید تر  
 اور سہنہ پ۔ بناؤ تو بناؤ نہیں سداو گھر مارا آوہ کتے سے مارا جائے، وہ کتے سے گالی آئے  
 انت کی کاٹے نیا داسے، کوکے دلاو کون بناے بنش ایک ناریکا دشر ہے لالی، جا کا چرو  
 چوچے ڈال۔ پسٹی محرم پیری رہے، گرمی سے وہ ڈرتی پیرے، جو کوئی اوسکو نہ چڑا دے  
 اوکے سنہ بین دورہ جو اوسے، اور سنو تار اک بات، کوری ہے اوپر کے کات تمام اوہ کشتی  
 سے ظاہر ہو، وہ کتے سے دتر ہو۔ انت بین اوسکا کاٹون نام او سے ہے ہر ایک کو چاہے مضط  
 نام اسمن لے۔ جب تو لو کسی خوبی ہے، بنو لی ایک تریا ترور سے اوتری او سے کشتی جنم  
 ناپایا۔ مانگا اوسکے نام جو پچا آؤ نام پچا آؤ نام بد کا خیر کو کون رہیں کی بولی، اوسکا نام جو  
 پچو چاہیے اپنا نام نہ لے۔ تاؤ جل جل جانا بگاڑون، یعنی بین نہیں واکا نادون۔ لید یا شو اوسکا  
 تاوون، ہو چہ ارتدہ نہیں چارو گاکاڑون ایضا اوپر سے وہ سوکھی ساکھی نیچے سے چنپائی، موٹا  
 وڈا کھانے لگی یہ دیکھو چرائی، ایک چڑا ایک اوترن لگا تچی ٹانگ اور شانی، ست رام بین  
 ناؤ لبت ہون رام نام وائی بنض رک ناری ہے پانی کی چاری، ہے یہ ارج کو کو ہمارے، جو کوئی  
 اوس سے ہارے ملائے، مرن جیون کی راہ بتلاے، ناخون سمن سفید ہادسکا رنگ، بنارے  
 خرونگے سنگ، چرہ کی ناخون کیا، اوسکا سر کون کاٹ دیا، نہرنی اتہ لے دس کو کاٹے  
 پیاسی ہو پتھر کو چالے، نقارہ خناری جن دونوں ڈھٹی، جون جون بولین تون تون سے  
 اک شائے ایک تابن ارا، چل خسرو دان کیچ لکرا، تیرہ ایک تراش دیکھو چل، سو کو کو کشتی  
 لاگا ہل، جو کوئی اوس پہل کو کھائے، نکیت چوڑا ہر نہیں جائے، تہہ ناری بین ناری نیچے  
 ناپہین نزد، دوزمین ناری بے توبہ براکو سے نیم ایک ترور اور آوڈا ناوون، ارتدہ کرو نہیں  
 چاند گانڈا سپر ایک ناروہ ہونرا سی کالی، کان نہیں پرہنے بالی، ناگ نہیں وہ سو گھو چل  
 قتا عرض اوٹنا ہے طول، ایضا ایک ناروہ نار کھائے، چار پو لیس گوندا اوسے، برقمہ  
 اوتہ ہے مل بین جائے، گلے پر سے مردو کتے آئے، عینک ایک نارو کین کو آوے، جو دیکھے  
 سو گھم لگا دے، فوارہ جل سے زرد او پچا ایک، بات نہیں پڑا ال انیک، اوس ترور کی

سبیل چایا + بیچے ایک چشمن نہیں پایا + صندوق بڑا سکی بندہ وہی پر منزل کا محل صحرے  
 کون سی چیز وہ ہم کو جتا + منی کثرت سے بھی ہو ہر یک جاہ ہے کتابت سے بھی غریب  
 اوسکا ایک جسز و عضو ہر محبوب + ہے وہ بھان اور یونی ہے مہر خاصشی لب سے کہلی ہے  
 اوسکی آواز گھر کو رکھا + سیکھو نکلا بھی اوس سے رابطہ بڑا قبیلہ نما ایک نیکہ بن پر و ن پرے  
 سینہ نیچے برجی دہرے + جو کوئی اوس سے بوجہن جاے + لکھہ بر سکا پتا بتاے + قدرتیل  
 جلا یونان جلی اور سہی کیا سنگار + نو سے ابن بہن کی چلی وہ مندر ناز + چوٹی پر گر انچ لیا دیکھے  
 جگت سفار + قلم ایک عجب کی ناز + اچھے سنگد سہلو سکے یا رسد اوس کا سب قلم کریں + کالا  
 مذکر لگے دہرین + اس قریا کی جپ ہے جال + ایسا میں نہیں دیکھا حال + بل میں اتنے ہار چے  
 بل میں کالی پانی ہے + فارسی دونو زاری و نر + مسطر انگریزی نر + قسم میں بھی کہا دن تو ہو  
 کہا دے کہا دے ایک ناز + مسطر کہا کہ قسم کہے ہے کوئی مزا نہیں ایضا کیا کہے وہ گاہ + بحر کر میں  
 سینہ سے سر برہ خوش رفتار + فضل نر ناری کا پیار میں تم و میں رکنا + ترکو دینا دار نگر کو چکر  
 رکنا + رطل ایک گھوڑا تیس سو + دیکھنے والا بر خوردار + روپیہ گیارہ ماس کا وہ کھلا دے  
 جاکو دیکھو + کو بہا دے + تول تال کے کیا پرا + اوس جگ کا کام اوہورا + جو کوئی بھوکے  
 کہا دے + خسر وہ بھی پر کہہ کہا دے رخی دودہ یونی کی ایک راجہ محل چنایا ایک  
 تنہ پر بنگو بیایا + صبح ہوئی باجی ہم + نیچے ٹھکا اوہر کم + فطرحج ایک دیباے المہ کو + اتنے ڈھلے  
 ترہ پاپوہ شمع چڑھ چکی پر بھی رانی + سہر پرگ بدن پر پانی + بدبار سر کا شین واکا + ہے کوئی پنا  
 جادے واکا + تیر دیکھہ ہلکے لگی سر سون وکج نہ پوچھو چوں پرسون + تسبیح سون کارے  
 جو نہ و شاوے + دانگل کا ٹرگا + جو کوئی اسکا پسل جتاوے ہے وہ بندہ ہر کا تر بوز دینا لاشا شے  
 ساخت + سر پر فنیٹ مین و انت + بیکاکر اواکانا تو + جو جہ ارتہ نہیں چاڑوگا + فو نگیہ ایک  
 میں ایسا دیکھا + سیس کر سے واکے دیکھا + شاوگا + میں واکا ناو + جو جہ ارتہ نہیں جھاڑوگا + فو  
 ایک ناز کی ہر ونگی + راکے ہے وہ ناگنی ٹنگی + جسم ہی وہ یون اسکے + جوگی چوڑی شمشیر کو بہاگ  
 + جو سر پر نقش مندر بال اس مذکر کا بے بچار + چیتہ خضمر کرے وہ دودہ جب + ناری پاری جو  
 تر خمر کے سے ہوا + گاری + سر سیت ہو لوہا پاری + خوب کلان اتنی سے میں دیکھی نازہ جوت

و اکو سب سنسار به بهلی پرسی ہے و اکا نانہ بد جو اسے پا چوٹو گانو خبر پوزہ نرناری کما دیر ہدا  
آو بکر آو دگد + خرگو ش فر آگے اور پا چھے کان + جو پو جے سو پتر جان + خرمایا جانہ سوج  
مل بنی مشائی + ایک جان تو او سکو کمالی + نوکر جتر دہار سے تنہو را جامہ جٹاوار سے نہ سنسکا  
سب سے کرنا نہ جو رہا بد کرنا نہ شکرا + خصا سن دودہ بن دیا وہی آگیا + ظلم ایک تخم تو تہہ  
ہوئے واسطے کی عمر کو طغیہ ایک بالاک جایا بالی گھر + بندی ناری فارسی نرہ فصل سکوم در بیان  
پہ چستان چستان یکدخت شافش چارہ سیرہ ہر رنگ رنگ آو یار + مسخ و سیرہ سیاہ + ہنر و کست  
پختہ را خام سیکندہ شہا + در ولایت نباشد این سیرہ + بہت در ہند اچنین بسیار

سواری سہ پہر پادشاهان	ایمان کا ندرت عیشتان	کشت دمی جہر و آتش ننگان	خود ایجاد و خلق مائثران
چستان ہر پڑ خاندان پوشیدہ	کہ از شک نہ خروشت نداشت	و اگر وہ اندرون شہر و کھیا	نہ سر و شہ نہ پست و نہ چاد
گو پایہ گو و تراجہ ات	آتش کہ در سلطان شہر و کھیا	عجائب جہر و شہر و شہر و کھیا	اگر گویم کہے باور ندارد
در خجی کرش حوضی پزار آب	دودہ کدو کم و کثرت دارد	چستان ہر کان و کھیا	از دوسرا رخ سر دروازہ
برکہ کبیا یارین سمارا	وانم از عاشقی خبر دارد	چستان کند غمبستہ دور	کہ در دختہ ست یک دختر
ننگان سیر و دور و کھیا	کہ اندرون و آتش سر	کھی دیدم کہ او بختا باشد	نہر و صحرانہ و کھیا
نہ اور کس فرشتہ زخیر	ولی بر خجی با تار باشد	جو ضیکہ دور و کھیا	نوشندہ دران ایک جانور
آن جانور ان نیست کہ پندہ	اسٹ شہر و کھیا و کھیا	یکے مرغ دیدم نہ پاؤں پر	نہ از شکم باور نہ پست
خبر آسمان نہ زیر زمین	را پیوڑ گوشت آوے	سرای چارہ یک خانہ بسیار	سہ بادشاہ و کھیا
میان دران چو کھیا و کھیا	شہاں یکدگر از کھیا	چستان جانور کھیا	یکت جو دور و کھیا
چستان گندی ندارد	برزیا قوت و کھیا	چین بختہ گر بری بختا	ہر دور و کھیا
چستان گندی کے کہ در کھیا	اندرون و کھیا	خون اورا نہ غیر و کھیا	عاز شرق مغرب اندرون
آن چیت کہ اورا نہ و کھیا	پرست و کھیا	اہست کہ در کھیا	جفلت ست ولی ابطاقی
آن چیت کہ اورا نہ و کھیا	بارہ و کھیا	کہ برست شاہ ہا کھیا	کب برب شاہان عیا
آن چیت کہ غیر ندارد	رہ سیر و کھیا	و کھیا	پتر و کھیا
نہر و کھیا	گشت یکدگر کو کھیا	مردہ قی کہ در کھیا	جائے کھیا

زندہ مردہ راجہ سردار	جیکر مردہ وزیر خاں سپرد	مردہ بزرگست جی	ایک عجب برج چنان بلند
جیست ان مرغی کپڑہ ہوا	چاند سردہ کمر دہشت پنا	پراخ غیر پرہیز جیست آن	ایک عجب برج چنان بلند
بامرد مرد باشد بزرگتی شود	باپیر پر پائندہ نخل و عیان	جیست ان مرغی کپڑہ ہوا	ایک عجب برج چنان بلند
گاہ باشد خال جیضہ سفید	گاہ باشد چو لاد گسر	ہر کہ گشت یاد این سہا	ایک عجب برج چنان بلند
جیست و ایم بصورت انسان	از نو دارم ہر سچ ان عیان	دست پاوارہ کو سو گرون	ایک عجب برج چنان بلند
چہست آہ ان حکیم زہر ان ہوا	بہر سچ خشت باشد نم زہر ان	انہ شستوٹ روٹہ ہوا	ایک عجب برج چنان بلند

چالیس سر پہن سو کپڑوں ان ہزار فصل چارم در بیان و دھنٹہ رستم سی ہی زیادہ ہی وقت کاڑا  
انار کیون ڈارا وزیر کیون ڈارا وانا تھا۔ کوٹ کیون ڈارا پان کیون سہا پیر انتہا۔ پرسی  
کیون رو پا چو کیدار کیون سو با عمل انتہا۔ بڑا کیون کما یا جوتہ کیون نہ چڑا یا تا انتہا سینٹر کیون  
ہوئے کماٹ کیون جوئے کسی منتی پانی کیون نہ بھسار یا چندن ار کیون نہ پشایا گھر ان  
سیدہ کیون نہ چشت یا علو کیون نہ پکا یا پورا تھا گوشت کیون نہ کما یا دوئم کیون نہ گایا  
کلا انتہا انتی کیون رو کما کلا کیون ہو کما مدہ نہیں جوگی کیون بگا گاد ہوگی کیون  
نہ با جی مڑی منتی۔ وہی کیون نہ جمانو کر کیون نہ کما ضامن تھا چہر کیون نہ چو ایا  
دار کیون نہ گشتہ دیا۔ باس نہیں دیو کر کیون ٹوٹی راہ کیون ٹوٹی راج نہیں کسان  
کیون نہ کما یا جابا کیون نہ ہو ایا میل انتہا کیاری کیون نہ ہوا انی ڈو منی کیون نہ گواٹ  
بیل نہیں جو رو کیون ماری او کما کیون او جاڑے۔ رس انتہا روٹی کیون سو کھی لہتی  
کیون جہشٹ۔ کمانی منتی گھسہ کیون اندہ سار انقبہ کیون بڑا۔ دیا نہیں دربار کیون  
نہ گھی نہیں پر کیون بیٹی۔ چو کے نہیں سنا کر کیون نہ بجا عورت کیون نہ خانی پر نہ انتہا  
بروز ہوش سیسی ٹوٹا نہ پٹا سکے چوٹا نہ بڑا میا نہ گد با اور بکر خسر نہ بھیکہ برا  
سر بز فصل چہسم در بیان طلسمات عجائب و انطیات عند انب کہ  
جو جو عدہ طلسم اند جانی را تم کہیچ سفر جان کے ایک با تو قوم بگانی سے دستیاب ہوئے  
سو اوس تختہ عجائبات نامہ کو امتحان کر کے واسطے شایقین کے ان اوراق میں درج  
کیے طلسم شہر کوٹی کا پیکر اور پرتو پسران کے ڈال دے چراغ آندھی اور پاؤں تلخ

طلسم دوسرا اگر پہل گسکر او کے عرفین دانہ سکو دے اور خشک کر کے نزع کو کھلا دے  
 نافع ہو جائے طلسم تیسرا اگر بادہ گوشت بین ڈاکر چلوے ہرگز محنت نہوگا اور بالکل خام  
 رہیگا اور اگر بادہ پانی میں لگا کر جس درخت کی جڑ میں چوڑی دین درخت خشک ہو جاوے  
 طلسم چوتھا کہ دے نخل اور پھر روٹی میں پیٹ کر تیل بناوے اور دفن بید ابخیر چار ہنر  
 چوڑ کر دیکھو روشن کرے نام گہر سیاہ معلوم ہوگا طلسم پانچواں اگر لب سیاہ بھی ہوں  
 نو سفید ہو جاوے اور دے پیر ہونی اور نخم ڈالو تو وہ دھڑوے جیج لیون چارو کو باہم پیسکر  
 جس کی کھلا دے لب سفید ہو جاوے جبکہ دودھ بکریکا ملے بجات اصلی ہو جاوے  
 طلسم چھٹا اگر نیشہ صاف میں شراب تاب دہا کشتہ ڈاکر قدرے گندہک اور سین چوڑ دے  
 اور مکان مار یک میں رکھو نیشہ پر آتش معلوم ہوگا طلسم ساتواں اگر بینک  
 کوزہ میں رکھو اور پانی اوپر ڈالے کوزہ ٹوٹ جائیگا طلسم آٹھواں اگر چاہے کہ کتھو  
 مکان میں در بے نو عافز قزح اور گندہک اور سیخ نرگس پانچوں ڈاکر حلوے اور اسی  
 پانیکو دیوار پر با جس مکان میں چکر دے وہاں کسی ہرگز نر بے گی طلسم نوواں اگر  
 مولی دیشکری پانی میں گسکر کھائے فٹہ شراب کا کافور ہو جائے طلسم سواں لاد  
 سنبل سفید دیگر دو مصلے رومی بوزن برابر مثل میدہ کے جدا جدا پیسکر دے اور  
 کافور پانی میں نر کر کے کٹے حوت رنگ لاجورد نایل ہونگے طلسم گیارہواں اگر کوئی  
 شخص بینڈ کی چربی ابخیر کے کڑوے میں لگا کر کیسے چولہ میں گھاڑ دے تو اس چولے  
 کھانا ہرگز نہ لگیگا جب تک کہ وہ لکڑی دفن رہیگی طلسم بارہواں اگر نڈھی کو روغن  
 زیت میں ڈالے اور پھر چرپان میں میٹھا تیل ڈاکر او سے روشن کرے تمام گہر میں بختو  
 معلوم ہونگے طلسم تیرہواں اگر کپڑے کو سات مرتبہ گھیکو ار کے دودھ میں تر کرے اور  
 ساتواں بار سیاہ میں خشک کرے اور آگ میں ڈال دے کپڑا ہرگز نہ سیخے گا طلسم تیرہواں  
 قدرے افیون و پکاس عدد و جز چولے کے پانی میں جوش دے جو کوئی قدرے وہ پانی ہوگا  
 نور و بار ہو جائیگا اگر دفن چاؤنے سے صحت پائیگا طلسم پندرہواں پشکری دکانور  
 باہم پیس کے کافور میں لگائے اور بیچے کافور کے آگ روشن کر کے اور سیخ حلوہ پکائے

کاغذ بیک کا طلسم سو لہوان اگر آٹھ سے مین سوراخ کر کے جنم سرور سے اور مین  
 موم سے بند کر دے کہیضا اور جالیگا طلسم ستر ہوان اگر آب نیم گرم مین قدر سے  
 سریشم ایسی بیکر ڈالے پانی مثل برت کو جسم جالیگا طلسم اشبار ہوان اگر درندہ  
 و سگ و سنکیا ہونے لاکر رکھے ہوئے حرفوں پر لگا کے دھوپ مین رکھ کر حرف  
 اور نہ جائے طلسم اونیسوان اگر نہرہ پنگ اور نہرہ سگ سیاہ اور نہرہ باز سبک  
 بیکر بیک کاغذ رکھے دیکر وہ حرف پر ہے بجائیے گراگو جو کہہ کہہا ہوگا پڑا جالیگا طلسم  
 بیسوان چنگری و افیون زہک ساہنہ و کثیرا و دست خون مرغ و سیاہ باہر ملا کر کر مین  
 مخلو کا کہے اور او سے ہاتھ یا پادوں پر سے اگلے سے محفوظ رہے ہرگز نکلے طلسم  
 اکیسوان اگر گرم شب تاب نیٹے جگہ لگا سہ کا گراہن کی چربی مین پیٹے اور جی بیکر  
 جلائے طلسم عجیب معاینہ کرے طلسم بانیسوان شش کا چیا جانا جاتی ہے کہ شش کو  
 اگل شش مین ڈالے جبکہ وہ شش خود مثل اگل کے ہو جاوے اور اگل کے عرق مین غوطہ  
 دے بعد دران چیا جاوے حکم خدا سے زخم نوکا از مودہ سے طلسم تیسوان چروا  
 سرور کو روشن کرنا دے گندہک اور ہرنال و کاوندیر اور خوب باریک کر کے پاس رکھے  
 اور جب سراج بجو دے گرا تا کہ گل باقی رہے اور سفوف نہ کرے اس گیل پر جو دے چراغ  
 بنیاد شیکا طلسم چوبیسوان آئینہ پر بے رنگ و سیاہی حرف سودا کرنا چاہیے کہ اگل کے  
 دودھ سے دھو کر رکھے اور رنگ کرے کہے بھرا کہہ باشی اسپر شے کی تدبیر کرے جو حرف کہ  
 معروفہ شیر مذکور ہوئے سیاہ ظاہر ہونگے نقیسات وغیرہ ایک انیونی باقونی حالت نشہ مین  
 ایک اسپر بے پیر کے گروقت شب دودھ پیئے کو گیا او سکی عورت بکفصلت فرما سب انصاحب  
 اسوقت خن تے کا دودھ جو چاہو تو ایک گھڑی شہر جاؤ مین نکو شیر نے بھرا چے سے  
 اچھا دو گلی بہ کلام فرحت انجام سکودہ انیونی کرنا ہو یا اس مین چیک لے ہو زور کیا نو دودھ  
 پیئے کہ خیال مین ایسا جا کہ اگر سکی پڑی کوئی اچھا نکھا انھی کر بجا تو بھی خبہ دار نہو اور او  
 اسپری نزدیک شب کر باعث خیال نکیا کہ دودھ خریدارنا ہنجا کر کڑا ہے یا نہیں اپنے گھر کے  
 شی دیگر نذر راحت سورج خفا سے کار اوں رستہ سے ایک چمکے اور لدا ہر گزنا او سکا

گاڑیاں ہر آن پویش پویش کرتا ہوا آتا تھا اور سوخت خدا ساز یہ آواز جو اس کے گوش ہوش  
 میں نہ تھی تو اس اہیر کے دروازے کی کٹی سے لگ کر کھڑا ہوا وہ چکر اڑا اور وہ آواز اپنی جگہ  
 لگا لیکن پھر اس افیونی کو ایسی چنگ آئی کہ رنایک شب کی سیاہی شیر سحر کی سپیدی اس میں بدل  
 ہو گئی الغرض شمع کا جبکٹری سو اڑ گیا اس کا دوس گٹری اوٹھ گیا وہاں کھڑا یعنی وہ آہر  
 اپنے دروازے کے قریب بعد فراع خواب پیشاب کر کے کوہ پیشی تو آواز ناساز نہیں چل کی  
 ایک بار جو آئی تو وہ افیونی جنونی چنگ سے چوٹک کر بے اختیار ہو کر بولا اس کے اوٹھتے ہوئے  
 میرے دروازے میں پانی نہ لانا نہیں مارے جو تیرے تیرے سر کا درد نکال ڈالو گناہ  
 واپس آتا وہ اہیری شکر جو جی لگی کہو لئے تو وہ افیونی جو اس سے لگا ہوا کھڑا تھا وہ شکر سے  
 شکر ا ایک بار بے اختیار جھٹکا کے کہنے لگا اے میرے اے سے چکر سے واسطے ہر دم اس قدر  
 لگا لگا کر کھڑا تھا لیکن جسے نہان بھی جھکو دیکھا وہ گر ادا یا اشعار خدا تیرے چکر کو کوٹتا  
 کرے گا اگر ایک یا بل خیر اس سے کہ جس سے تیرے باپ دادا کی جگہ + شے ہو تو در  
 ہر دنگو سیک + یہ لکھو عروہ جو اس افیونی کی سکر وہ اہیری کہنے لگی اے عزیز یا تمیز  
 تو شام سے اب تک ہیں کوڑا تیرا جھٹ خدا کی قطعہ جو افیون ایسی ہی تو کیا لگا + تو ان  
 چنگ میں مر جا بیگا + غرض دروازے والی نے سچو خوب + اسے کر کے نقرین کو سب  
 بوب + نفل دوسری ایک افیونی بیرونی بام دارا مہر سونا تھا حالت نشے میں  
 برآے حاجت پیشاب وہ بیتاب جو اڑتا تو یکا یک کوٹے کے نیچے گر پڑا اور بے اختیار  
 پکار کر خود شکر سے کہنے لگا اے فلا نے یہ وہاں کا پڑا سا کیا ہوا دیکھ تو سنی کیا سچ بہ بات  
 و اہیات شکر وہ خود شکر غنوار کہنے لگا میان صاحب میں اسوقت اپنا کھانا کھاتا ہوں  
 تاق حق کیوں اوٹھوں کوئی بتی دلی کو دی ہوگی اور تو کچھ بیان نظر نہیں آتا اس میں ہر  
 افیونی بیرونی نے کہا اسے غریبے تیرا شکر دیکھ تو سنی گوش ہوش میں بڑے  
 دھماکے کی آواز ناساز آئی ہے وہ خود شکر ایک بار رضا ہو کر بولا مباحصا بھم گمان ہو جھکو  
 تمہاری آواز نے انداز نیچے کی سبنا بی دیتی ہے اور آپ میرے دروازے پر گئے تھے  
 چکر + بد + خود شکر نا چکر کی گوش زد کر کے وہ افیونی بولا کہ تو اوٹھ تو سنی میں بھی تو اسی

جب میں ہوں شہر کے ایک ہی نویں اب خون و غم ہے کہ یکسیا و ہما کا پرستم ہے و اسیر  
 اکبار خدنگار سپہ سالار یکرہ اوٹھا تو کیا دیکھتا ہے کہ میان عالیشان آبادان میں پرستو  
 بروہ خدنگار غمخوار کئے لگا کر میان صاحب تم اسوقت آبادان غادر پریشان میں پڑی ہو  
 بہ سخن دلکش سنکر وہ ایفونی بیرونی کئے لگا پس یہ ہمارے ہی گرنکار ہما کا (نہاں نہاں)  
 ای ای برہی چوٹ کمانی مستوی یہ لکھ لگا روئے وہ در زار ہوئے خندہ زل اور سب کو  
 یار جو ایسا نہتا وہ بیہوش آہ و تو یوں لوگ ہنستے نہ شام و نگاہ و حقیقت میں غافل جو  
 مہجور ہو وہ بہتر ہے بہتری سے ہر گور ہو نقتل قیسری ایک دو ایفونی بیرونی ہم  
 بیٹکر یہ مشورہ کن ہوئے کہ کوئی بات ایسی خوش برائے معاش کیجے کہ جس سے بخوبی  
 اوقات بسر ہو اور لگا لگائے ہر ایک ایفون کی ہم جو بچے اس میں دوسرا ایفونی مارونی بولا کہ  
 آؤ ہم تم شرکت میں ہاشمائی شہابی کی دکان عالیشان کرین تاکہ معاش جگر خراش خوش  
 خوشی و دھڑی سے گزرے اور ایفون کی چاٹ ہر رات آبا کرے پھر پہلا ایفونی مارونی کئے  
 واقعی ای بار غمخوار یہ تیر و پیر نہایت خوب اور خوب ہو لیکن باز شہر حذر میں بیٹھے  
 ای نہائی بچہ کمال عزت اور حرمت کا زوال ہے اس سے تو یوں بہتر ہے کہ گنوٹ کا کیت  
 کسی ریت میں ہوئے اور حقیقت گنوٹ اکبار طیار ہون اور وقت اوٹکو بیچے اور چہر بیان  
 فرو بیان یکرہ بیٹھے شہا ایک گنا جنو تراق سے توڑا چھیلا نوش جان کیا اور سیلے تنے  
 بھی گنوٹ چھیلا اور کیا دوسرا ایفونی مارونی بولا ناہائی میں تو دو گئے تراق بڑا ق  
 توڑو لگا اور کسا تو کتب وہ ایفونی جنونی اوٹے سپر ہول مار کر کئے لگا اسے نہاوی  
 گنا حرام زادے کی چڑوٹا کیا کسا کنا زبردست عرش کا تار ہے جو مجھے ایک گنا سوا  
 کسا لگا غرض اتنی سی بات و اہیات کا آخر یہ قصہ پر آزار کو توال نیک خصال کے رو برو  
 رجوع ہوا یہ ماجرا حیرت افزا سنکر وہ کو توال نیک خصال کئے لگا اعتبار یہ قصہ پر غصہ  
 جسے نہ فیصل ہوگا حاصل کلام و دونوں نافر جام اکبار فرخوار معاشیہ کے قہر بہ  
 جا کر اپنا احوال پر حال چونکہ زبان بیان کر سکتے تھے اوس نویدار سلیقہ شعار نے پوچھا کہ  
 تھے گنوٹ کا کیت کس مقام وہ اور یہاں تاہم یہ قصہ اس پر وہ دونوں ایفونی بیرونی بولے

کہ خود از خدمت سپہ کرامت نظم چارے اور اسکے یہ ٹھہری نئی بات کہ گئے کہیں پوسے  
 نادرات کہ سو میں کے کاشاکار کج نیشکر کہ وہیں کہبت میں کماؤنگا چیکر کہ یہ کہنے لگامین نو  
 کماؤنگا دو کہ غرضی اسہین باخفا کیوں نو کہ سو کہبات پر میں نے اسے نو جبار کہ اسے  
 وہول داری تھی نے اختیار یہ ایسا کما کتا ہے مجھے بڑا کہ جو دونا شراکت میں کما لے بھلا کہ  
 یہ ورووات واپس سکر نو جبار ریلہ شراکتے لگا کتا راقصہ برابر حصہ چاہتا ہے لیکن تھے  
 وہ گئے جو کہبت میں پوسے میں اوسکا محصول معقول داخل کروالماصل وہ دونوں از خود  
 غافل اردار سے جواز معقول مع محصول دیکر ملک محمد جایی کے بقول کہنے لگے نظم  
 نیا و بگین کہیں ٹسکرائی کہ بن کہیں کہہ لین برائی کہ اب کا ہولی بھری رولی کہ کوت ہیں  
 بن جوئے بڑے یہ ایسا ت یہ سن باجرا سب صغیر و کبیر کہ گئے کہنے قصہ یہ بڑے نظر  
 نہ دیکھا کہینے نہ ایسا سنا کہ اب کہی اس سے مجبور کیا کہ نقل جو تھی ایک خرنا ہموار گور  
 پر سوار اور گھاس کا گھٹا اپنے سر پہ کہنے ملک کرنا چلا آتا تھا اس صورت پر حماقت سے  
 اوس حسہ کو دیکر ایک شخص نے کہا اسے احمق مطلق تو اوس گھوڑے رہوار برق رفتار پر سوار  
 مگر گھاس کا گھٹا اکٹھا کرنے اپنے سر پہ کیوں کہتا ہے اشعار عجیب تو ہی احمق چر اور گادوی کہ  
 کہ یہ گھاس گھوڑے پہ کیوں کہہ دلی کہ یہ بات وہ کم ذات مسکے کہنے لگای غرض نا چیز جن احمق  
 نہیں ہوں تو ہی احمق ہی ارے یہ گھوڑی کا بہن ہر ایک تو میں چڑا اور دوسرے گھاس کا  
 گھٹا او سپر لاؤ تاکو او سپر بھلا اسکا بار کمان سے ٹھہرتا ایسا ت پس کہ کماؤ سننے ان واقعی  
 تو اتنا سہی میں ہی ناوان سہی کہ جان ایسے احمق ہوں مجبور لوگ کہ وہ ان نقل سکر کیا ہر  
 سرور لوگ کہ نقل پانچوین ایک سائیس پے رئیس کا گھوڑا اور کابہ دربار پر ہٹلائے  
 کو گیا اتفاقاً اوس گھوڑے کا پاؤں نے ہنور گنڈ میں جو جا پڑا تو ایک بار نے اختیار غوطے  
 کماؤ لگا اوس گھدی خرے انکو بھاکر اوس گھوڑے کو دریا سے حماقت میں ٹوبو دو یا شہر جب نفر  
 ایسا بر حقیقت ہو کہ کیوں نہ گھوڑا غریب رحمت ہو کہ الحاصل وہ نفر بحالت میان کی پاس  
 آنکر کہنے لگا یا نصاحب چکا اسب باو رفتار دریا میں فرار ہو کیا یہ وادوات واپس ت  
 مسکروہ کمال مہظر اوٹھ کہڑا ہوا اور اوس نفر سے کہنے لگا اے خرنا ہموار میری تلوار بڑو درو دھلا

دیکھوں فوسی نوئے سیر اگر ڈاکیو کر ڈوبو یا الحاصل جب وہ عزیز بائیں دریا کے کنارے  
پہنچا تو اس نفر گدی فر سے کہنے لگا اسی احمق مطلق دو سیر اگر ڈوبو یا پکمان ڈوبو یا یہ کلام  
نافر جام سنگر تلوار باڑہ دار دریا میں پھینک کر کہنے لگا سیاں صاحب دیکھو اس جابر کا  
گھوڑا ڈوب گیا یہ واردات و اہیات وہ نیک صفات دیکھ کر کہنے لگا یک فشر و شد گھوڑا تو  
ڈوب چکا تھا اور میری تلوار باڑہ دار جہازی بھی پھونکی کی لہریں ڈوبی اسی ہڑے جھین  
آتا ہے کہ بڑے گلے میں ہنور کلی دال کر ایسے تہہ پڑے مارے کہ نیری میثوری گانڑا کے را  
بر جاڑ اور کالی مے نیرے سفرے میں کر کے کالا پانی دکھا کر دھیری دستار اوتا کر قبضی  
چرا کے ایسی ارد بچے کہ تیرا ہی ڈوب جائے اسے ہڑے گنگارامی کوئی بھی ایسا گھاٹ کام  
کرنا ہے کہ جیسا تو نے طوفان اس آن بر پا کیا ہے غرض دریافت ہوا جو کہ سیدسا پاٹا حتر  
بڑا ٹک ہے ابیات چل کہیں سامنے سے بٹ جاتا وہ نہیں مارو لگا تجھ کو اسے بد غور  
اسی دریا میں با ڈوبو دو لگا وہ اسپ و شمشیر کا عوض لو لگا وہ آخرش اس نفر کو ای مجبور  
کر دیا تو کری سے دور نقل چٹپی ایک احمق مطلق بحالت بیاری ایک باری طیب خوش  
نصیب کے قریب گیا اس حکیم فہیم نے فرمایا اسے سقیم الم ہے الیم غم نوحیج کو قرار دیا دیکھ  
حاضر ہونا تیری بیاری تینچنس میں آجائے گی انشا اللہ تعالیٰ اس قانون کا نسخہ فرج لکھو  
تجھ کو کہہ دیا جائیگا کہ تیرے اسباب علامات و اہیات کے جلد رفع ہو جائیگے القہر و ہرجور  
دل مول گھر میں آیا قضا کے کا اس نالیکار کی جو رہ خوشبو خود بخود دیکھ ہو گئی وقت  
بحالت مضطر اس سادہ لوح نے اپنا اور اپنی جود کا فارورہ ایک نئی شیشی میں بھجھ کر  
اس طیب عجب کے قریب کر گیا اور قرار دیا کہ دیکھ کر یوں گویا ہو کہ اسے حکیم فہیم جو ہنہم  
اور میری جو رد دل دو نیم کا باہم قرار دہ ہے اسکو لائحہ کر کے دیکھ کہ میرے رسوب او  
او کے تو ام میں کیا فرق ہے یہ بات و اہیات سنگر ایک شخص اس مطب میں سے  
برل ادھانا اسی سادہ لوح اگر دونوں قرار دہے باہم بات بات تو ایک ڈور اسادہ اپنی اور جو  
قرار دہے میں کیوں نہ بانہ لایا قطعہ پسنگر لطیف کبھی یا رخسار ہنسے تجھ پر نہ کر کیا  
وہ جو کھور ہوتا نہ وہ نے شور دہ تو کیونکر اسو خلق نہی ضرور نقل سنا تو میں ایک

بافر

قاضی قصبائی نے شب کو کتاب انتخاب میں یہ نکتہ لکھا کہ کیا کہ جس شخص کا سر جو نما اور ریش ہزار  
نے اندازہ ہو وہ شخص احمق مطلق ہو تاکہ سے چنانچہ قاضی صاحب ادن و دون علامت میں  
مگر قاضی نے اس نکتے کو دیکھ کر دل میں کہنے لگے کہ سرخود کو ذر بزرگ نہیں کر سکتا ہوں لیکن اگر  
کہ کہ نہیں البتہ انا پہونچتا ہے یہ بات و اہیات و ذنیک صفات سوچ کر تلاش مقرر ارض میں  
اور عینا اتفاقاً اور سہ وقت گزری ذہن سے مقرر ارض کا قند زاش نہ آئی آخر کار چارہ  
ناچار آدمی دائرہ میں پڑ کر قسبل سوز کے قریب جا کر اپنی ریش کو سر پرانغ سو  
جو ہر سر کیا تو آتش چراغ سر بندی کر کے سروس قاضی کے ہاتھ تک پہونچنے کے بعد  
قاضی دنگار لے لے اکیبار ریش درازانہ سے چوڑی الجا صل تمام دائرہ میں قاضی جی کے  
آتش نادانی سے حل گئی اور صورت پر کہ ورت ہوئی سری کی شکل شکل آئی غرض تمام  
اپنی نادانی پر کمال فادوم ہو کر کہنے لگے کہ کتاب انتخاب کا کتہ خوب ثبوت ہوا کیونکہ کہ اگر  
یہ قوتی اور بشوری ریش کے ذر و ذر ہوئے سے بیش آئی بقول میر تقی میر  
گھر جلا سائے اور نہ بھجا باگیا لیکن شدی کو گئی کیا کرے فی الحقیقت ہر شل بیش  
آئی ہے وہی جو کہ پیشانی میں ہے اشعار آدمی کوہ لیکن بے چہرہ چاہے ہوا  
تو عقل دشورہ کہ جو دیکھتے کہیں نشیب و فراز وہاں بہر کہ چلے وہ بندہ نوازہ اور کہیں  
خورش جو ہاں آوازہ بال کہی کو دیکھ کر کہا لے نقل ساتوین ایک احمق مطلق ہے  
بار غبار سے کہنے لگا آج جی چاہتا ہے کہ ہم تم پر فعلی کریں وہ شخص ذونفون پر فون  
لگا کیا مضائقہ لیکن پہلے تو مفعول ہوا اور میں فاعل ہوں اسکے بعد فاعل ہونا اور مفعول  
مفعول ہو گا شعر یہ مسک فرض وہ لبین نا بکار ہوا افضل بہ کا مسر اکیبارہ عرق کدرا  
نیلون ذونفون اپنا مطلب کر کے اکیبارہ دراز ہو گیا یہ بغیرت اور عیبت اپنے دل میں غنا  
شرمندہ ہوا لیکن ادس وہی کو اس وہم نے گمیر کہ وہ فعل جو اس شخص نے کر دیا ہے  
کہیں عمل نہ جاسے تو بڑا غضب پر نصب ہوا اور روانی اور جیانی سد بندی کر کے  
اس سے تو بتر ہے کہ اہیات و اہیات کا ابھی فیصلہ کچھ تا وہ بات نہ تو مصرع پر آکا رہے  
کہندہ فاعل کہ باز یہ بیہانی بہ خیال وہ بہ اعمال دل میں کر کے صحر اکیطرف گیا اور وہاں

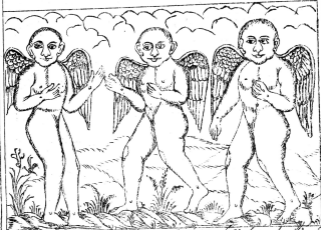
ہمارے میں بیکرین اپنے پیٹ کو مل کے کہ تھنے لگانا اور کرایک گڑی کے بعد کو تھنے اور کا تھن  
 ایک گنڈ بڑ سے صادر ہوا اتفاقاً اسکے قریب ایک جہاز میں جہ گوز بیوٹ بیٹس تھ  
 اور سکی گوز کی آوازنا ساز سکریا فرار ہو گیا اور اسکے گنڈ بڑ اہٹ سکے اسنے جو دیکھا کہ کوئی  
 ہلکا جانا ہے اس حتمہ مطلق نے دریافت کیا کہ یہ میرے شکم سے نکلے ہلکا ہے نے اختیار کیا  
 چلا کے کہنے لگا او بیرون کے جہوت ہلکا تو جانا ہے لیکن ذرا اپنا سناؤ کہ کمانا جا کہ میری ماسکوں تک  
 ہو لیکن دیکھا کہ اسے مثل گوہ کا پوت نو سا رہوتا ہے جیسا تیرا باب ہلکا تھا ویسا ہی تو یہی ہلکا  
 کیون نہو مثل ان پر پوت بنا پر گنڈا جہوت نہیں تو تھوڑا تھوڑا شعر جہا نہیں جب ایسے غریب  
 بیوتوں نہ تو تر گرم کیونکر نو غلبہوت چہ گر گچ ہے مجبور نقل آٹھویں اسی عہد کی ہے  
 کہ ایک شخص مرزا جیون نام شاہ جہان آبادی گھنٹو میں حضور پر نور کے سوار و زمین کو کرتے  
 اور اسکے پاس ایک سائیس اسحق کہ ڈاکٹر رئیس چاکر تھا اتفاقاً ایک روز مرزا ایک کو حضور پر نور  
 کی سوار سیکے ساتھ نشاط باغ کو سوار ہو گئے لیکن اس نگریدی خرسے کہ گئے تھے کو چاہا  
 واسطے ہوئی کچھڑی سستری با مصالح طیار کر کے نشاط باغ میں لے آتا غرض مرزا مذکور صاحب  
 شعور کو کچھڑی اور گھی کے مع مصالح دام و دیکر اوہر سدھارے اور اوہر اس گنڈت ناشدنی نے  
 اوہر سیر ہوگ کی کچھڑی بیکر بڑ ہو گئے سے ہنوا کے اور ایک باوٹے میں رکھ کر اوہر گھی کو  
 داغ کر کے ڈالا اور اسکے اوپر گرم مصالح چھڑ کر دسترخوان میں بیٹ کر اپنے مرزا کے پاس  
 بیگیا آپسین اور لوگوں نے جو دیکھا کہ آج آٹھویں بخش سب سے جلد کمانا لیکر آباستجب ہو کر مرزا  
 سے کہنے لگے کہ زمین معلوم کیا پہرنی عہدی کر لایا کہ ہمارے ذکر و زمین سے ابھی تک کوئی نہیں  
 ہو سچا شعر غرض آج اسنے کہا ہے وہ کام کہ انعام دیجے اسے لاکھام و لاکھام وہ کچھڑے  
 جو مرزا کے کوئی تو جب صورت پر بدورت نظر آئی کہ کچی کچھڑی نیچے میٹھی ہے اور گھی پر گرم مصالح تاکہ  
 کی کافی کی طرح تیرا ہے یہ کچھڑی کا نشاط دیکر مرزا کہنے لگے اے ابھی بخش یہ کچھڑی کیسی بکی  
 ہے یہ تو تمام خام نظر آتی ہے یہ سخن دلشکن سکریا خنکی سے جکر کہنے لگا یہاں صاحب دہانو  
 کہتے کہ ہنوا کی ہے سسری کچی کمان سے رہی ہوگی شعور سیکے مجبور اسکی داہی  
 بات چہ ہنسن پرشہ سب دہانکے اہل صفات و الحمد للہ کہ طلسمات عجیب تمام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزاران ہزار خدا و ثنا اوس پروردگار عالم کو کہ حنی علیہ السلام جان کو ایک لفظ کن  
 میں مرتب کیا اور عجائبات ہی ایسے پیدا کیے کہ عقل میں نہیں آتی فہم بکار ہوا جاتا ہے  
 بیش کہ ایسا صلح کہ جسکی صفت پر سچہ عاجز ہوا و سکی ذات کی صفت کیا ممکن ہے  
 اور پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسکی ذات ہی علیہ السلام مضبوط طہور  
 ہیں زبان قلم لہلہ ہر نسان کہ چہ گفت گوی کیا مجال ہے درود ہو جو او پر آل اور اصحاب انہی کی  
 تمام اب بعد خاکسار ذرہ بمقدار چہ مرزا علی ہباد ساکن گشت گشتہ جناب حاجی شیخ زحلی حسد و  
 مشیخ عبدالغفر بن صاحب ناہران کتب پر عرض کرنا کہ جب کتاب طلسمات عیاتب سلفہ مرزا نور ہو  
 صاحب دستیاب ہوئی نہایت خوشی حاصل ہوئی مگر خیالین آیا کہ کہ عجائبات اسم ہا مسلما  
 اس کتاب میں ہونا چاہیے طہ انوار بیخ اور کتابوں متقدمین ہوا اقتباس کر کے عجائبات شکلین  
 مع بیان نکالکر درج کیں یقین ہے کہ ناظرین بہت حفا و ثنائیں اور دوسرے بھی رسالہ تیار  
 ہو رہا ہے جبکہ یہ ایک جزو ہو وہ کل کیسا ہو گا امید ہے کہ صاحبان فہم و ذکا خط و نشان  
 ویکس کر اصلاح فرمائیں فقط تاریخ مرتب این رسالہ از جانب مولف و مکتوب  
 کتاب خوشامد ہوئی حج و وضع یک درخت سدری کی کہ کئی تاریخ آئی ہے چہ طلسمات عیاتب ہوا ہی



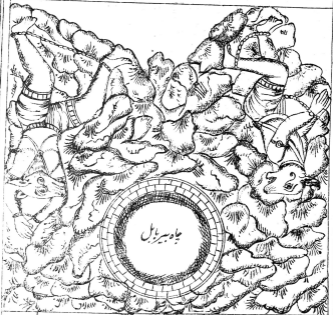
شهر البو ایک موضع ہے کہ وہاں سوداگر اکثر رہتے ہیں اور سنبھاب اور سور و ہانے لاتی ہیں اور آدمی  
و ہانے نہایت جوشی کسی ہی انش نہیں کرتی اور پر کھیتی لین یکہ شکل جانور ذکر اور لاتی ہیں + صورت انکی یہ ہے +



ایک دفعہ کسی ہے کہ وہاں ایک قسم کی جانور ہیں مثل چوہہ بدن سودا کے اور درختوں پر رہتے ہیں اگر اس جانور کو  
کھانی بہتہ آبادی اجای اور کھانے پر کر لے لاتی ہیں اور کھیتی کر کے کھا لیتے ہیں + صورت انکی یہ ہے +

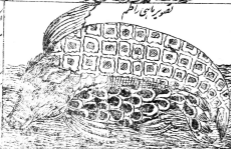


سیریا بل ایک کنوا ہے کہ باروت و ماروت سائرہ غدا ب مشدید کے و نمان مقید ہیں فقط  
 + صورت انکی کچھ ہے +



تصویر مابھی راظم

راظم مچلی ہے  
 کی کہ سنہ اسکا  
 سو کے اور پست  
 سوتا مثل اور پھیلین  
 پارہ گوشت ہی ہے  
 مثل عورتوں کے



ایک قسم  
 مثل منہ  
 چھپکا اندر  
 کے نقطہ  
 اور وضع  
 ہوتی ہے  
 شکل

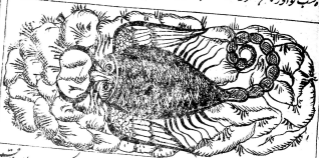
ایک جزیرہ میں درخت ہی کرپل دو قسم کی سمیں ہوتی ہیں ایک شکل انسان دوسرے سمیت کہ دی دراز  
 نم نشان ہستان بھی اوٹھراسانی اتے لست کرد وہ پچتے ہیں اور سال بہتر کہ سرسبز یعنی ہیں اور غذا کی ایک گنہ  
 کے جزیرے میں تھا



زکریا بن یحییٰ خاقان نائل ہیں کہ سبے جزیرہ راح میں چشم خود دیکھا کہ بلبلان پر دار ہیں اور  
 پر ادسے مثل پر چکا ڈرون کے ہوتے ہیں فقط ۛ صورت بلبلوں کی بھر ہے ۛ



ایک جنگل کے کنارے پر بھجپو کی ایک قسم ہے پروار اور رنگ اور سکاندایت سیاہ ہے  
 و شب کو اورتا ہے اور اس کا لانا بچنا نہیں للعلاج ہے + تصویر اس کی یہ ہے +



اس کا ایک جزیرہ ہے ملک چین کا بہت بڑا حصہ اس کی چین سے ہند تک ہے وہاں اس کا  
 کے آدمی ہوتے ہیں کہ انہ پائون آئندہ تک سیاہ اور سیکی ایسی مگر بر جازون کے ایسی اور پرواز کرتی  
 ہیں درختوں پر اور کر جاتے ہیں بلکہ ان کے خاندان کی کئی طرح کی ہیں خود دیکھا ہے + تصویر اس کی یہ ہے +



جزیرۃ الاشقر ایک مقام ہے کہ وہاں کے آدمیوں کے سر سینہ میں چوٹی ہیں  
اور ناریل اور خود کی وہاں بھڑکے پیدایش ہے نقد + تصویر انکی یہ ہے +

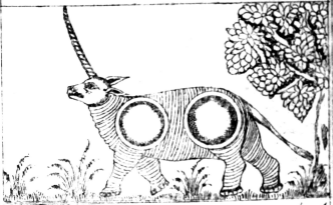


کناؤ ماہی سند  
کہ ہم کا جسم مدور ہے  
کہ سر اونکا تیر ہے  
کمانی سوتہ نقد  
میان ایک چٹا ہے  
اور پشیم پرین نمود ہیں  
نصویر اسکی یہ ہے +



سکھ منقطعہ ایک قسم کی چابی ہے کہ  
اوسکا مثل انسانہ اور پشیم کی کانو جسم پر  
سیاہ ہوتی ہے اور منقطعہ تصویر اسکی یہ ہے +

جزیرۃ القاسرون ایک جزیرہ چین کے وہاں ایک جانور ہوتا ہے کہ اسے  
 سمیریا کہتے ہیں اس کے سر پر ایک شلخ بٹھا ایک ٹرلا بنی ہوتی ہے لفظ صورت اس کی یہ ہے



سمک طیارہ ایک مچھلی ہے کہ رات کو دریا سے نکل کر مثل چڑیا کی اور قی سہا اور شیبہ  
 خشکی میں رہتی ہے قبل طلوع آفتاب دریا میں چلی جاتی ہے لفظ صورت اس کی یہ ہے



جزیرۃ الجمن بھی جزیرہ ہی نیچ بھر مرئی کے اور وہاں آواز میں پوشیدہ ناک سن پڑتی ہیں  
اور کچھ دگمائی نہیں دینا کہ کتنی ہیں کہ حضرت سلیمان علی نبیہ سے یہاں جنوں کو قید کیا ہے فقط



ماسی فیل مسریہ ایک سنہ کی بھلی ہے کہ سرشل ماننی کی اور سونڈ میں خار اور علقوم کے  
بیان ایک خار سنخ رنگ کا طویل بقدر ایک گز ہوتا ہے فقط بصورت اس کی میسر ہے



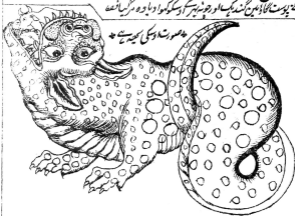
سنجاب ایک جانور ہے نہایت قوی کہ ہاتھی کو اپنی تنگی پر اڑھا لیتا ہے اور کچھ اوستی شکم میں چاکر کر  
 ایک دھنچا ہے اور خرچ سہل لگا کر کاکہ کھاتا ہے اور پیدا ہونے پر ہمارا جانا ہے اگر نضرار سہو تو مان اوستی مارو چاک



صورت سنبال کی پھیل اوستالی چو  
 یہ ہے قند



جزیرۃ التین ایک جزیرہ ہے یہاں سکنہ کرتے ہیں ایک سنبال یا تاناکہ وہ گالین گھوڑے اوستی کھاتا ہے  
 سکنہ ہے پھولت گاڑ میں گندہ پک اور چونہ پیر کا اوستی گھوڑا دیا وہ در گیا ہے



صورت اوستی یہ ہے

مخور ایک ولایت ہے کہ وہاں آتش پرست بیت ہیں اردوہ لگ سیکڑوں ہیں بھتی نہیں تب  
 اوسمیں یہ جانور پیدا ہوتی ہیں نام اولکاسنڈر ہے فقط + تصویر اوکی یکھو ہے +



درخت واق واق = پھر ایک جزیرہ میں پیدا ہوتا ہے پنی مثل اور درختوں کے اور مثل جھڑ  
 ہن کے فقط تصویر اوسکی یہ ہے



شہر اللغار ایک ملک ہے وہاں ایک قسم کا ایک جانور ہے کہ پرہ چونچ اوسکی ایک طرف  
یا پین کے پیراں ہوا ہے ایک طرف دایہنی سکا اور بر وقت کسانکی برابر سو جاتی ہیں اور بغیر  
پرہ کتا ہے قطعہ

♦ صورت اوسکی یہ ہے ♦



اس جزیرہ میں جب کشتیان سکندروہ الافرنین کی پہونچیں لوگوں نے دیکھا کہ ایک قسم  
ہے کہ ہر آدمی کے مثل کتوں کے اور جسم آدمیوں کا سا لوگوں نے سمجھا کہ یہ قسم جن سی ہیں

♦ صورت مردمان سگ سرکی یہ ہے ♦



کوہ قاف ایک پہاڑ ہے زمرہ رنگ کا حصار کیجے ہوئی کل عالم کو ادسیر بہر جانور  
کہ نام او سکا عنقا ہے بخت قوی الجثہ اکثر او کی اعضا میں جانور آشیاہ بنائی ہیں فقط  
ۛ تصویر او کی یہ ہے ۛ



کوہ عجیبہ ایک پہاڑ جو او کی ناس میں ایک چنگل پر او میں یہ پیل نثر انسانی ہوتی ہے ۛ تصویر او کی یہ



بغلیس ایک جانور ہے بیچ عدد و مسعر کے جنگلون میں کر سال تیش بجے دینا ہے اور یہ بھی اپنی دم کے بہت  
 کرتا ہے اور شکار آدمی اور میدان کار تار ہے بلکہ آدمی جہانگ ملتا ہے اور چیر نہیں کرتا نائنہ تصویر اس کی یہ ہے



گاؤ ماہی ازیں یہ بحر انصر میں ہے اور نہایت ایک نمایاں گئی ہے اور چھان بن مثل غامبی کی ہوتا ہیں اور انڈیا میں اپنی پوجا میں ہے



مار ماہی سے یہی اسی جزیرہ میں ایک نمک بھٹی ہے طویل القامت و قریب دھڑکنے اور برقت مثل مار کے یہ پید



اکھڑاں پنج رو ذیل کو ہوتا ہے اور اس پر روشنی ایک مانتا پھرتا ہے اور اس کی دانوں کی گنت  
 لاکھ کرنا ہے تاکہ اس کے بہترین صورت اس کی یہ ہے



مرد صفحہ فی سے ایک جانور کے پنجہ پر شہ اور وہ جانور اس کے اور اہم قدر طاقت خدا داتی  
 صورت مرد صفحہ فی و جانور کا یہ ہے



تخل ترنج چ فر ناسرہ کے ہوتا ہے پہل او کے بشکل انسان دانہ پاؤں ناک اگر ہونہ انداز  
نہانی و غبرہ بن کچھ فرق نہیں برتاؤ تا خبر او کی سیبہ کہ جو عضو نہانہ کا گت گیا ہو وہ او کے  
کہانی سے اور پیدا ہو جاتا ہے فقط —



لیکھتہم کاسانہ چو تم کہ ستر شل خرگوش کے اور دہر شل سانپ کے مگر قیصر  
اور چودہم گردن سے کل پتا اور نہ ہی نہیں ہونی اسکو خرگوش آبی کہتے ہیں لفظ  
انصورت اور کے یہ ہے +



خزیرہ فرنگ من ایک قسم کے آدمی ہوسے تھیں کہ سرافٹے ہاتھوں کے ایسے گردنوں کے مثل منڈکی  
 اور سر پر دو شاخیں اور ہاتھوں میں لٹکانے مانند اور چھین اذکی کے سر پر دو شاخیں ہونڈک ہاتھی کی آہن اور نام  
 جسم آدمیوں کا ایسا اور پشت پر دم بھی ہوتی ہے فقط تصویر انکی یہ ہے



قابل ایک جھیل ہے کہ ایک روز قبل جوش دریا کے نمود ہوتی ہے فقط صورت اسکی یہ ہے



طیفن ایک جانور ہے کہ چاروں طرف سے گردن میں ہر وقت پٹھڑے ہیں اور نہایت قوی کچلے  
ہر نہایت اور طویل بقدر دو فرسنگ کے اور جب دریا میں جانا ہے غلام تم پڑ جاتی ہے فقط  
بہ صورت اس کی یہ ہے ۴



خار شیت لونی یا جنین ایک جانور بہ نام خار شیت مثل ماہی کی اور نصف مثل ماہی کی صورت اس کی یہ ہے



شیخ یودی ایک جانور ہے کہ سر اس کا مثل  
انسان کے اور دھڑ بڑ بڑکے کا ہوتا ہے صورت اس کی یہ ہے

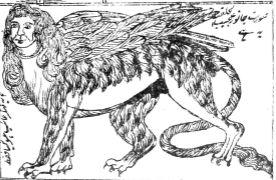


نخل آفتاب پہاڑ منشا طلیس پر ہوتا ہے اور وہ  
ہندوؤں میں بنیادی طبعیت آفتاب اور بنیادیں ہوتا



صورت اس کی یہ ہے

جس قوم میں سلطان  
نوشیروانی آئی اور  
یلا دایان اور  
سکا ایک سدنیانی  
جس میں چکا تیب  
اوس اور ایک جانور  
مجھ میں خلقت پیدا  
اور ہندی کہ ایک جانور  
پر ہنسل سے سدا رہا



صورت جانور عجیبہ

فارسی میں اس کو فرحنگ  
کے ہیں سدا سکا  
ہندی میں اور سر سینی  
اور پہلو کے بل چلتا ہے  
کمال اپنی صورت اس کی یہ ہے



سرطان  
اور ہندی میں ایک  
ہرنا انگلیہ شیلون  
اور اس میں جو تین  
اور بل میں شامیر

ایک شخص عجیب خلقت لک ننگستان میں جنگل سے آیا زہ پہنچا ہوا اور تیرکمان مارا من اسنی  
 بن دین ۳۰، ۴۲ رنگ مری آخر ننگستان فی بیکر خندق میں گر کر او سے زندہ کیا اور وہ رو بن بن ہی تھا

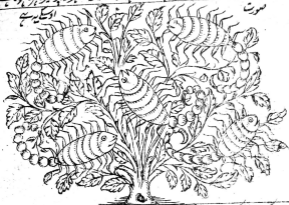
صورت ادھکی یہ ہے



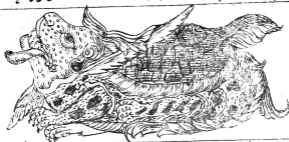
محل گردوم پنج حدود غریکی ہوتا ہے اگر اس محل کو انسان چھری تو وہ پیش مارا ہوا اور پرناٹہ زبر کا ہوتا ہے

صورت

اسکیا ہے



مستراح ایک شہر کی بچا بھر خضرین بولی ہے فقط صورت شلاح کی ہے



مارم دوم سر یہ ایک سانپ ہوتا ہے بہت بڑا اسکو باجرج کا بھی کہتے ہیں صورت اسکی یہی



صورت او کی یہ ہے

شکل خردیو صورت چنگ نغ بادشاہ اندلس کی ہو فقط



اسب اسب کز جازیرہ القصر کے ہونہی پردار اور ایک مسلخ پشانی پر رکھا ہے + صورت او کی یہ ہے



شیر سیر چنگل عرب کی ہوتا ہے  
صورت او کی یہ ہے



ایک جزیرہ میں ایک قوم ہے کہ اسوں کا گوشت دیکھا اور ناک دانتی کی ایسی اور ایک شاخ مثل گنبدی کے ہوتی ہے  
اور شاخ کا وزن آدمیوں کے ایسے



آدمی کی ہڈیوں کی شکل یہ ہے



وہ لوگ ایک جانور ہی کے مثل دیو کے  
اور دیر پہلے گوشت دیکھا اور اگلی بار آدمی کے  
اڑکتی کو مار کر کھانا بنے فسویہ  
اوجھتا ہے

سرخ ایک جانور ہے پرندہ کو دوسرے کئی نام ہیں فوری الحشا اور زردار کہانی تو بچوں میں پکڑاؤ والا بھی ہے

سرخ کی بیٹہ



گوزن ایک جانور ہے کہ نام جسم پر  
اکثر سانپ گھسٹش دم بانی سے باہر کھینچتا ہے



صورت شتر گاو بیگ کی یہ ہے



صورت شتر  
گاو بیگ  
کی یہ ہے



جزیرہ اندلس میں ایک قسم ہی آدمی کی کہ اکثر کے سر پر شاخ اور جانب پیدائشی ہوتی ہیں اور  
 پر اور اکثر کو موشی ہوئے ہیں اور دست و پا بہایت اٹان ہوتی ہیں صورت اور رنگ یہ ہے

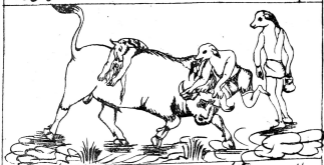


سناوید ایک جانور کہ اسکا بھی بچہ مثل بچہ پنجاب کے رحم  
 اور عین دھنات بہ سال تک اور پیدا ہوتی ہی بزرگ پاتا ہے  
 صورت اور رنگ یہ ہے

مردم کلیم گوش اس قوم کی کان  
ایسے ہوتی ہیں کہ اوسیکو اوڑھتی بھائی ہیں  
تصویر انکی یہ ہے



مردم گاؤد ری ایک قسم کی حیوان ہیں کہ گاریل کا شکار کرتے ہیں۔ تصویر انکی یہ ہے



مردمان دوسرے قوم کوہ نامون نور چین ہوتی ہے  
صورت انکی یہ ہے



شتر مرغ یہ جانور فوی الجسد ہوتا ہے  
صوت اوسکی یہ ہے



اثر و پایہ سانپ بزرگ قوم کا ہے اونٹ کچھ ہوتا + صوت اوسکی یہ ہے +



راجہ پران یہ جانور ہے ایک عجیب و غریب مخلقت اور نہایت اور دور ناپ ہے + صوت اوسکی یہ ہے



موسج یہ جانور کتے اور بلیوں سے پیدا ہوتا ہے صورت اوسکی یہ ہے



شتر گاؤ یہ جانور خیل میں اونٹ اور گاوڑی پیدا ہوتا ہے مردم شتر یا یہ قوم شتر نگاہ کی قسم ہے



نصور اوسکی یہ ہے



خازنہ المسک یہ ایک قسم چوہ کی ہے شہر سکندر میں مردم دراز یعنی یہ قوم شکار اور پر دار ہے



ناک ہی لابی ہے فقط

صورت اوسکی یہ ہے



مار و دم سر به سانپ دامن کو مجھ رہے ہیں اختیار نہ بیٹریا اور ماہ شہوت بہ جانور پیدا ہوتا ہے



صورت اول کی یہ ہے

غضوا یہ جانور متبرک ہوتا ہے اس کے نر مادہ کی پہچان نہیں روایہ پر دار دست خازن کے میں ہے



صورت غضوا کی یہ ہے

صورت اول کی یہ ہے



ہر دم طوام خلیفہ دون شہید کی فتن میں بارگاہی اس پر دو باری رود بار میں کو مژدہ خدا رکھتا ہے

پیدا ہونے کی صورت اول کی یہ ہے

صورت اول کی یہ ہے



مردم عجیب و غریب  
مردم عجیب و غریب  
مردم عجیب و غریب

مردم عجیب و غریب  
مردم عجیب و غریب  
مردم عجیب و غریب



طائر ننگ لبت به جانور نوح میستان این هوتا ہے

مردم نصفی یک بار کب پند گنہ بین



زرافہ به جانور اونٹ اور گور خر سے پیدا ہوتا ہے



یہ آدمی اکثر طرار زمین بن

شیر سر و سگ پوت

سور شاکی یہ ہے

ہن ہن ہن اور گشت گشت



سیرغ ایک جانور ہوتا ہے ملک قاف میں نہایت بڑا فھ صورت او سکی یہ ہے



مختصر یہ وہ جانور ہے کہ راک اسی کی پیدائش کا اچھا نمونہ ہے کہ سانپ کو ایک نم کی کہانشی سے نکلتا

سور شاکی یہ ہے

سور شاکی یہ ہے



مردم مستند پایه یکم خرم جو که آدمی به سوارای افغانستان  
صورتی اسکی ایست

سورنہ کی ہے



دوخت حمیدیه  
دوخت بی بی گدای سحر



دیو و جادو ایک جیس تھا اسکو حضرت سلمان فی ہندیکہ نے دیکھ لیا اور فرمایا کہ یہ جادو ہے اسکو بھی حضرت نے قتل کر دیا۔

صورتی ہوگی

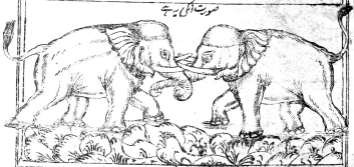


روزنامه



فیل سفید اکثر جزیرہ ی ہند میں ہوتی ہیں اور بلیاں مسند چنگر میں اور جہاں دو اکچا ہوی اٹرنی ہیں

روزنامه



عروج بن عشق ایک شخص قری محمد تھلا دریا رفت و کہ چہ را کہ ما را بشناسا و سکر حضرت موسیٰ فی جہان  
 سورت او کی یہ ہے



Alhama Khalid Library  
 46865  
 J. O. K. UNIVERSITY LIB  
 No. 6665  
 Date 16.2.63

نشان قرب وصال

یو کہ یہ رسالہ بندہ نے کمال جدوجہد سے تو بہت محنت سے نگاہ جو تکلیف کر خراب ہیں و گمانی  
 نہیں اور کو اہل نظر اگر کو کر دیکھیں کہ کیا صفت صانع پر عقل ہے جو کہ ایسی بالغہ حاصل کلام حق تا یوں کہ  
 جناب شیخ عبدالعزیز صاحب کو دیکھا کہ کسی صاحب بلا اجازت نہ کی طرح فرمایا تھا فقہاء المسلمین  
 مرزا محمد امجد علی صاحب



